وقائع
حضرت شاہ معین الدین
چشتی
در مطبع منشی نولکشور

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مفصل ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے تمثیل ہیچ کے تین صفحہ جو سادہ تھے انمین بعض کتب تواریخ انبیا و اولیا وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب تواریخ انبیا و اولیا فارسی

عجائب القصص - انبیاؤن کا احوال و معجزات مصنفہ مولوی عبد الواحد -

خزینۃ الاصفیا - اسمین احوال انبیا و مرسلین و ائمہ کبار و صحابہ کرام ہے و جملہ ابرار و اولیاء اللہ سالک و مجذوب خانوادہ حضرات قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ اور جسقدر خانوادے ہین بتفاوت مراتب فرداً فرداً سب کا ذکر ہے بڑی جامع کتاب ہے دو جلد مین مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری -

۱ - جلد - مین چار مخزن ہین احوال انبیا و ائمہ و صحابہ تا سائر اولیا سید امام علی شاہ مجددی تک -

۲ - جلد - پانچوان مخزن از حال شیخ آدم تا حال مشتاق شاہ لاہوری -

روضۃ الصفا - بڑی عمدہ کتاب متداول ہے مانند سبع سیارہ کے سات جلد ہین مصنفہ محمد خاوند شاہ -

سیر الاقطاب - ذکر کرامات و خرق عادات اولیاء اللہ مصنفہ شاہ الہدیہ -

گنجینہ سروری - معروف گنج تاریخ تاریخ ولادت و وفات اولیاء اللہ اور سلاطین ہند اسلامی کا ذکر ہے از مفتی غلام سرور لاہوری -

دبستان مذاہب - اعتقادات مذاہب کا بیان مصنفہ باسم نامہ نگار -

جذب القلوب فارسی - مصنفہ شاہ عبد الحق دہلوی -

حیات القلوب - نوادر کتب معتبر مذہب امامیہ سے ہے بہت سندی مصنفہ قدوۃ العلما ملا محمد باقر مجلسی تین جلد -

۱ جلد - مین احوال انبیا کا باسناد رواۃ از آدم علیہ السلام تا حضرت عیسی علیہ السلام بہت شرح و بسط کے ساتھ -

۲ جلد - خاص احوال با برکت پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین و بیان معجزات و غزوات -

۳ جلد - بیان امامت و اثبات امامت بر ائمہ اثنا عشر صلوات اللہ علیہم -

تواریخ احوال انبیا و رسل اردو

قصص الانبیاء - موسوم بہ روضۃ الاصفیا از مولوی محمد طاہر -

ایضاً - خرد -

عجائب القصص - مبسوط کتاب ذکر حالات انبیا و اولیا میں مرتبہ مولوی فخر الدین - دو جلد میں

۱ - جلد - میں حالات آفرینش نور محمدی صلعم تا قصہ اسکندر فیلقوس

۲ - جلد - میں تمام ذکر حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تاریخ حبیب اللہ - احوال حضرت از ولادت تا وفات مصنفہ مولوی عنایت احمد -

فتوحات واقدی - علیہ الرحمہ کا ترجمہ اردو چار حصہ -

۱ - حصہ - میں مغازی الرسول -

۲ - حصہ - میں فتوح الشام -

۳ - حصہ - میں فتوح المصر -

۴ - حصہ - میں فتوح العجم -

یہ مجموعہ کتاب عربی میں مصنفہ حضرت واقدی تھا جسکا ترجمہ اردو میں بعبارت سلیس عام فہم فرمایا - مترجمہ مولوی بشارت علیخان و سید محمد حسینی

ترجمہ فقط مغازی الرسول - موسوم بہ مغازی الصادقہ -

ترجمہ فتوح الشام و فتوح المصر یکجائی -

ترجمہ فتوح العجم - مسمی بہ غزوۂ عرب -

حدیقۃ الاولیاء - اولیاء اللہ کا ذکر ہر قسم کا - مولفہ مفتی غلام سرور -

تذکرۃ الخلفاء منظوم - خلاصہ فتوح الشام والمصر والعجم مولفہ حکیم امانت علی -

تاریخ سلاطین فارسی

اکبر نامہ - کامل خوشخط صحیح واضح تین دفتر -

۱ - دفتر - میں ذکر ولادت اکبر شاہ -

۲ - دفتر - میں انتظامات اور وضع تاریخ جدیدہ الٰہی وغیرہ -

۳ - دفتر - میں فتوحات ملکی مصنفہ و مدونہ شیخ ابو الفضل وزیر اکبر شاہ -

آئین اکبری - ہر سہ دفتر با تصویرات و نقشہ جات ہر آئین کہ سرخ و سبز و سیاہ چھپے ہوئے

۱ - آئین - خزینہ آبادی و خزینہ جواہر و دار الضرب وغیرہ -

۲ - آئین - ہر کارہائے متعلقہ صوبہ کے -

۳ - آئین - متفرقات مصنفہ و مدونہ شیخ ابو الفضل وزیر خاقان اکبر شاہ -

تاریخ فرشتہ - کامل مشہور و معتبر تاریخ کی کتاب جسمیں حالات راجگان و سلاطین ہند تا عہد اکبر شاہ و شیخ و سبط مرقوم ہیں مصنفہ ملا محمد قاسم

مؤلفہ محمد قاسم فرشتہ استرآبادی دو جلد ہر جلد علیحدہ علیحدہ۔

طبقات اکبری۔ اس کتاب میں زمانہ سبکتگین سے تا عصر جلال الدین محمد اکبر بادشاہ مفصل احوال ہو سات طبقہ میں مصنفہ مولانا نظام الدین احمد۔

۱۔ **طبقہ**۔ ذکر سلاطین دہلی۔

۲۔ **طبقہ**۔ ذکر سلاطین دکن۔

۳۔ **طبقہ**۔ ذکر سلاطین جونپور۔

۴۔ **طبقہ**۔ ذکر سلاطین مالوہ۔

۵۔ **طبقہ**۔ ذکر سلاطین بلاد کشمیر۔

۶۔ **طبقہ**۔ ذکر سلاطین سندھ۔

۷۔ **طبقہ**۔ ذکر سلاطین ملتان۔

حدیقۃ الاقالیم۔ بادشاہون اور اہل کمالون کا احوال اور ملکون کا جغرافیہ بتوضیح و تصریح لکھا ہوا اور کیفیت تنبیہ و تادیب سرکشان ہند کی خوب لکھی ہو مصنفہ منشی مرتضی حسین۔

تزک جہانگیری۔ کہ جو بنفس نفیس خود جہانگیر بادشاہ نے ہر ایک رویدا وکو اوسط سال ۱۷ جلوس تک تحریر فرمایا اس بعد تا شروع سال ۱۹ معتمد خان نے مسودات حالات مابعد کے بعد ملاحظہ بادشاہ کے شامل کیے ازان بعد منشی مرزا محمد ہادی نے ترتیب دیکر و دیباچہ لکھکر تکمیل کو پہونچایا۔

منتخب التواریخ۔ حالات ہر سن کے ابتدائی احوال بنی اسلامی سے تا زمان فتح پنجاب اور ہر ایک کے احوال کے ساتھ مصارع مادہ تاریخی واقعات کے اور کتبہ عمارات آور مقابر بلدہ اکبرآباد کی تاریخیں مولفہ ٹامس ولیم صاحب بہادر جنکو کمال درجہ کا لائق پروفیسر زبان فارسی کا کہنا چاہیے۔

اقبالنامہ جہانگیری۔ پوری کتاب تین دفتر ہین۔

۱۔ **دفتر**۔ مین امیر تیمور سے ہمایون شاہ تک کا حال ہو۔

۲۔ **دفتر**۔ مین اکبرنامہ کا انتخاب بعبارت سلیس حسب محاورہ اہل زبان۔

۳۔ **دفتر**۔ مین خاص تاریخی حالات جہانگیر بادشاہ کے ہین مولفہ آصف زمان معتمد خان۔

جامع التواریخ۔ جسمین ابتداے تخلیق عالم احوال پیدایش زمین و آسمان و عرش و کرسی و حالات بعثت انبیا و سائر ائمہ و خلفا و طبقات ملوک و خواقین مع جغرافیہ ہر دیار خوب تحریر کیا ہو تالیف جناب عالم علوم مولوی فقیر محمد والد جناب معلی القاب مولوی عبد اللطیف خان بہادر بالقابہ ہو۔

سوانح عمری و ذکر کرامات خواجۂ خواجگان معین الحق حسن سنجری ثم الاجمیری مسمیٰ بہ
وقائع شاہ معین الدین چشتی
کہ ترجمہ باب سوم ہدایت المؤمنین است از تالیفات ماہر علم و فن بابو لال صاحب
در مطبع نامی منشی نولکشور
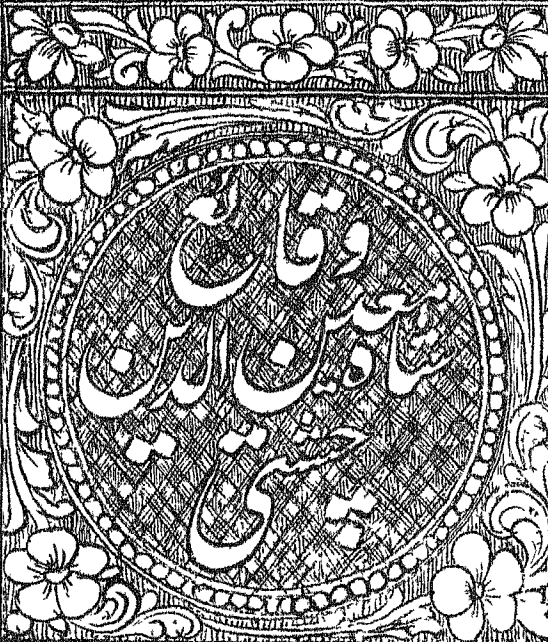
حمد خالقی کہ از قدرت کاملہ خود آنچنان اولیا، اہل دل را کہ لسان نطق در اوصاف
شان گنگ ست بظہور آوردہ کما حقہ بتحریر آمدن معلوم وثنای کریمی کہ از عنایات
بالغہ خود انبیا، جامعۂ خوبی را کہ زبان بیان تعریف کمالات آنان نتوان کرد بیدا نمود
کماہی بیان کردن معدوم ست از دست و زبانیکہ بر آید؛ کز عہدۂ شکرش بدر آید؛
بنا بران احقر العباد ہیچمدان خاکسار بابو لال خلف جناب والا جاہ قبلۂ دنیا و دین
کعبۂ حق الیقین منشی کشوری لال صاحب منصف درجۂ اولی مد اللہ ظل افضالہ متوطن
خاص مقام برکت بنیاد بلدۂ الہ آباد ہنگام طالب علمی در قصبۂ سر اضلع غازیپور
از حضرت منبع جود و کرم مخزن فیض و ہم قبلۂ دنیا و عقبی کعبۂ اولی و اخری جناب مخدوم
انامی افاضت پناہی مرجع عالم و ولی مولوی عظمت علی صاحب ادام اللہ فیضہم
استدعا ارشاد بتالیف کتاب ہذا صدور یافت چنانچہ حقیر بتعمیل حکم محکم بتالیفش
پرداخت چون در سنہ یکہزار و ہشت صد و ہفتاد و ہشت عیسوی بانجام رسید

از حضرت استادی جابجا اصلاح پذیرفته مسمی به وقایع شاه معین الدین چشتی
گشت چشمداشت از ملاحظه کنندگان والا تبار آنکه اگر خطائی بنظر افتد باصلاحش
گرائیده آید فقط الله بس باقی هوس سخن بعد باید دانست که ترجمه باب سوم از کتاب
هدایة المعین که مصنفه شیخ رحمت الله بن شیخ جمال محمد بن قطب الدین سکنه دهلی
و سفینة الانبیا که ساخته دارا شکوه و مونس الارواح که مرتبه جهان آرا بیگم بنت شاهجهان
و نسخهٔ اشجار الجمال که مصنفه راجی محمد ابن راجی یار محمد و اخبار الاخیار که مولفه مولوی
عبد الحق محدث دهلویست درباب بعض حالات حضرت پیشوای دین و رهنمای ارباب الیقین
خواجه معین الحق والدین حسن سنجری الاجمیری و خلاصه حال تولد و مرید بودن
و سفر و سیاحی و بیعت و حصول علوم ظاهری و باطنی و تشریف آوردن ایشان
بهندوستان و معارضه به پتهورا والی اجمیر برین نمط است که حضرت خواجه صاحب
سید عالی نسب و نجیب هر دو طرف بودند والد و والدهٔ شریفهٔ ایشان هر دو نسبت
بسادات عظام بسیار صحیح است و مرتبهٔ ایشان در فقر نهایت بلند و صرف بسبب
جلوه افروزی آمدن جناب ایشان در هندوستان ظهور اسلام گردید و از هدایت ایشان
کفر دلها زائل و بسیاری گمراهان براه آمدند و بعنایت الٰهی حضرت رسول مقبول
صلی الله علیه و سلم ایشان را منصب ولایت و هدایت مرحمت فرمودند لهذا
لقب آنجناب هند الولی مشهور است عبادت و بزرگی و محنت کشی زیاده از حد
بیان است ذکرش بموقع خود خواهد آمد معلوم باید کرد که حضرت خواجه صاحب عمده
سادات موضع چشت اند و چشت قصبه ایست از ولایت چونکه اکثر اولیاء الله
مثل خواجه ابو احمد ابدال چشتی و خواجه ابو محمد چشتی و حضرت ابو یوسف چشتی و حضرت
خواجه مودود چشتی دران قصبه جلوه نما گشته اند بنا برین سلسله آنها بنام چشتیه شهرت
یافت و حضرت خواجه صاحب هم مریدان سلسله بودند انشاء الله تعالیٰ بیانش

بعد کرسی نسب نوشته خواهد شد و بعضی محققین و مورخین و ارباب سیر و راویان هم
نوشته اند که حضرت ممدوح به قصبهٔ سنجر پیدا شده اند و بعضی می نگارند که بقصبهٔ اصفهان
الا هر دو قول غیر معتبر اند از روی کتب معتبره باجماع صحیح و درست نیست که ولادت
ایشان بشهر سجستان گردید و درین شکی نیست و به سنه پانصد و سی و هفت هجری
خواجه صاحب متولد شده اند و پرورش و نمائش بخراسان یافتند و کرسی نسب نامه
انیست که حضرت خواجه بزرگ بن حضرت مولانا غیاث الدین بن احمد حسن سنجری
بن حضرت سید حسین احمد بن حضرت نجم الدین طاهر بن سید خواجه عبد العزیز حسین
بن سید امام محمد مهدی بن سید امام حسن عسکری بن حضرت خواجه ابراهیم بن سید
امام نقی بن سید امام محمد تقی بن امام علی موسی رضا بن امام موسی کاظم رضا و چونکه
امام موسی کاظم امام هفتم از ائمه عشریه اند لهذا حضرت خواجه صاحب را سید کاظمی
میگویند و موسی کاظم بن امام محمد جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر بن حضرت
امام زین العابدین بن امام سید شهدا حضرت امام حسین شهید کربلا بن حضرت
امیر المومنین حضرت علی کرم الله وجهه فقط و والد ایشان حضرت غیاث الدین احمد
مشایخ عالی نسب و کامل بودند و اکثر مشائخ کبار صاحب حال را دیده اند و به سنه
پانصد و پنجاه و دو برحمت حق پیوستند و مزار شان متصل دروازهٔ شام و زیارت گاه
خاص و عام است حالا نیز اکثر طالبان از مزار مبارک فیض یاب میشوند و نسبت والدهٔ
شریفهٔ عالی بحضرت امام حسن خلف میر تقی علی می پیوندد و ازین جهت ایشان را سید
حسنی الحسینی میگویند و اسم شریفهٔ والدهٔ شان بی بی ماه نور بود القصه اصالت و نجابت
و سیادت و شرافت حضرت خواجه بزرگ اعلی و افضل است و نسبت ارادت و بیعت
حضرت خواجه صاحب برسول مقبول صلی الله علیه وسلم میرسد تفصیلش اینکه حضرت
خواجه صاحب مرید خواجه عثمان هارونی مرید حضرت خواجه حاجی شریف زندنی مرید

خواجه مودود چشتی مرید پدر خود حضرت خواجه یوسف چشتی مرید خواجه محمد چشتی خال
ایشان و آن مرید پدر خود خواجه ابو احمد ابدال چشتی مرید حضرت ابو اسحق شامی
مرید شیخ ممشاد علو دینوری مرید شیخ هبیره بصری مرید حضرت شیخ حذیفه مرعشی مرید
حضرت شیخ ابراهیم ادهم مرید حضرت فضیل عیاض مرید حضرت خواجه عبد الواحد زید
مرید حضرت شیخ حسن بصری مرید حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه مرید و خلیفه
حضرت سرور آخر الزمان رسول خدا صلی الله علیه وسلم فقط باید دانست که وقتیکه
والد شریف حضرت خواجه بزرگ رهگرای جنت شدند حضرت خواجه صاحب بعمر پانزده
سال بودند و از میراث پدر یک پن چکی و باغی بود بران قابض شدند و ازان
بسر اوقات مینمودند و شب و روز بیاد الهی مصروف و مشغول می بودند و دران
ایام مجذوبی ابراهیم قندوزی نام دران قصبه بودند بظاهر دیوانه و بباطن کامل زمانه
اتفاقا روزی خواجه صاحب خیابان وغیره درباغ میساختند که آن مجذوب از در
در آمد خواجه صاحب تیشه از دست بیفگندند و استقبال نمودند به کمال تعظیم زیر درختی
سایه دار برای نشستن گفتند و میوه های چند اقسام در سبد چیده بطور ضیافت
پیشکش فرمودند ابراهیم مجذوب به خرمی تمام چند میوه ها تناول فرمود و حضرت
خواجه صاحب پیش او نشسته بودند و مجذوب عمدا کنجلی برآورده به دهن خود
انداخت و آنرا از دندان ریزه ریزه کرده به حضرت خواجه صاحب داد و گفت که بخور
حضرت خواجه را همان خوردن همان بود و غلبه انوار باطنی شان و محبت و علائق دنیوی
از دل رفتن همان و باغ وغیره که در قبضه تصرف بود همه را فروخته و زر قیمتش نقد
بفقرا و مساکین داده خود براه ولا بسا علی شتافتند فصل هنگامیکه خواجه صاحب
تارک الدنیا گشته باراده استحصال علوم ظاهری و باطنی غریب الوطنی اختیار فرمودند
اول بسمرقند و من بعد به بخارا رفتند و در آنجا بحضرت مولانا حسام الدین بخاری

تا بیست و چهار سال تحصیل کل علوم ظاهری و حفظ کلام الله شریف نمودند و بعد
ازین شوق حصول علوم باطنی که مراد به کشف و کرامات و وصل و قربت است در دل
افتاد و از انجا عازم عراق و عجم شدند و سیر کنان به قصبهٔ هارون رسیدند و در روایتی
ست که از قصبهٔ هارون به بغداد تشریف بردند و در انجا از پیشوای اهل یقین
رهنمای سالکان اهل تمکین مقتدای هر شریف و دنی خواجه عثمان هارونی که درویش
صاحب کمال غرق دریای وصال بودند ملاقات شد چنانچه در حال ایشان نوشته
اند منقول است که در سفر روزی بمکان آتش پرستان رسیدند در انجا آتشکده بود
بسیار کلان که هر روز بیست گردون هیمه می آوردند و روغن و مال هنود را که معمول
گبرانست انداخته میشود و دران هم انداخته می پرستیدند در انجا خواجه عثمان
هارونی نشستند و خواجه صاحب روزه میداشتند وقت افطار در رسید خادم
خواست که تا آتش آورده برای افطار طعام پزد دیگران از راه تعصب خادم را
آتش از آتشکده ندادند او باز آمده عرض حال کرد جناب ایشان بعد وضو متوجه
آتشخانه گشتند شخصی معمر مهتر آن آتشکده مختار نام که طفل هفت ساله به پیشش
استاده بود از وی پرسیدند که چه وجه پرستش آتش میکنی و طاعت خدا که استطاعت
او قدیم و یکتا و مکان ست ولائق عبادت همه انسان و حیوانست چرا نمی نمائی
مختار گفت که نزد ما رتبهٔ آتش از همه اعلی است و فردای قیامت پرستندگان خود را
از سوختن محفوظ خواهد داشت حضرت فرمودند که ای مختار از مدتی این آتش را
همی پرستی میتوانی که آتش بدست گیری یا دست در آن اندازی مختار جواب داد که
خاصیت او سوزانیدنست چرا نخواهد سوزانید این محالست طاقت ندارم که آتش
بدست بردارم و یا دست را در آن اندازم حضرت خواجه عثمان هارونی بعد شنیدن
این کلام طفل را از دست مختار به سرعت تمام بگرفتند و خود را با آن طفل در آتش

بیفگندند و آیت بردا و سلاما الی ابراهیم علیه السلام را وقتیکه نمرود او بشانرا
در آتش انداخت نازل شده بود میخواندند و به آن آتش بستا و رسی میفرمودند همه
گبران فریاد و واویلا برآوردند چون این کرامت بدیدند بعد دیر بسیار حضرت شیخ
آن طفل از آتش بیرون آمدند لا داغ دود هم بجسم و لباس شریف و آن طفل نرسید
بود مختار و قبائل او از خواجه و آن پسر را گرفته پرسیدند که چگونه در آتش بودی و چه دیدی
پیر دیدی آن طفل بکمال بشاشت و فصاحت جواب داد که چندین انفاس سیر که
این کس هیچ رنجی و گزندی بمن نرسید بلکه بجای آرام و آسائش چمن و گلزار میسر و
دماغ از خوشبوهای متنوعه معطر بود با مشاهدهٔ این ماجرای حیرت افزا آن همه آتش
پرستان ایمان و اسلام آوردند و آن آتشکده معبد خود را خوار و بیقدار کردند حضرت
خواجه رح مختار را بنام عبدالله و آن پسر را بنام ابراهیم نامزد فرمودند عاقبت الامر این
هردو از اولیای کبار شده اند و حضرت خواجه عثمان هارونی در آنجا دو سال و شش ماه
مقیم بودند القصه حضرت خواجه معین الدین چشتی درین عرصه بقصبه هارون رسیدند و
در کتاب انیس الارواح که مصنفه حضرت خواجه است در احوال خود نگارش میفرمایند هنگامیکه
از قصبه هارون به بغداد رسیدم از سکنه انجا استفسار کردم که درین شهر کدامی
بزرگ صاحب کشف و کرامات تشریف میدارند بایشان گفتند حضرت خواجه عثمان
هارونی را بیان قطب الوقت نشان دادند پس بخانقاه مبارک رفتم آنوقت
آنجناب بمسجد خواجه جنید تشریف برده بودند من هم در آنجا رفتم و ملاقات کردم و
دران ایام سن شریف پنجاه و دو سال بود حضرت پیر دستگیر مرا فرمودند که دوگانه
نماز بگذار که در رکعت اول سورهٔ فاتحه الحمد لله هزار بار و سوره اخلاص قل هو الله احد
یکبار و در رکعت دوم سوره فاتحه یکبار و سوره اخلاص قل هو الله احد هزار بار
بخوان حسب ارشاد دوگانه بگذاردم من بعد فرمودند و بقبله نشسته سوره بقره را

سورهٔ اول کلام مجید است از اول تا آخر بخوان و بعد از آن یکبار و چهار بار کلمه سبحان الله
بگو بعد تعمیل این ارشاد حضرت پیر دستگیر دیگر بار دست گرفتند و فرمودند که بیا تا
ترا بدرگاه حق جل جلاله برسانم این گفتند و از تارک مبارک کلاه برداشته بر سرم
نهادند و ایما شد که هزار مرتبه سورهٔ اخلاص بخوان چنانکه آنرا ختم نمودم فرمودند برو
که نمیدانم چونی یک شب و روز مجاهده است برو و امروز شب را بعبادت گذار
چنانچه بعد بجا آوردنش بخدمت پیر و مرشد حاضر شدم اشاره بنشستن فرمودند من بعد
ارشاد کردند که سوی آسمان بنگر چون نگریستم استفسار فرمودند که چه می بینی عرض ساختم
از عرش معلی تا تحت الثری حجابی باقی نماند باز گردید چشم خود ببند بعد بند کردن چشم
فرمودند که بکشا بکشادم حضرت پیر دستگیر دو انگشتان خود را است نموده فرمودند
که درین چه می بینی گفتم مرشدا این انگشتان جام جهان نمای عالم هجده هزار عالم
موجود آید آنگاه بوقت راستعاش و سرور فرمودند که معین الدین کار تو انجام یافت
در آنجا خشتی گلی افتاده بود برای برداشتنش ارشاد شد چون برداشتم آن خشت گل
خشت زر گردید آنرا جهت صدقه فقرا و مساکین فرمودند چون بعد تعمیل این ارشاد
بخدمت عالی رسیدم حکم گشت کای معین الدین قریب شد که اختیار نمائی فقر و فاقه را
خود قصیده بیان بر گزیدم و بسمت خود لباده نمائیدم که چند اراده سفر کرده شد
چون از آنجا روانه شدند کمترین نیز همراه بود روزی در شهری گذر افتاد در آنجا
بیابانی ماندیم متحیر و حیران چون چند روز در صحبت ایشان ماندیم معلوم شد
از اشغال ایشان ... و درین ... و از دنیا و مافیها خبری نداشتند بعد از آن
... داخل شدیم چون بمنزل مقصود رسیدیم حضرت دستگیر فقیر و همراه کعبه شریف
استفاده فرمودند ... دیگر را معین الدین را حواله کردم دعا فرمودند که ای
... قبول نمائی ... آوازی ... معین الدین را

قبول فرمودم شیخ تاج الدین از مولانا شیخ شهاب الدین سهروردی سے گویند که
دران زمان من هم استاده بودم که آوازی از غیب برآمد که ای معین الدین مست انچی
هستم از تو و بخشیدم ترا و اہل نسبت ترا پس ازان عزم مدینه منوره شد چون قریب روضه مبارکه
رسول مقبول صلی الله علیه وسلم رسیدیم حضرت پیر و مرشد فرمودند السلام علیک
یا رسول الله صلی الله علیه وسلم از انجا جواب برآمد وعلیکم السلام یا قطب المشائخ
وازان روز لقب حضرت پیر و مرشد قطب المشائخ گردید و بحکم حضرت پیر دستگیر و شیخ شهیر
من هم سلام کرده بودم و درانجا نیز مرا حضرت صاحب فرمودند که کارت انجام یافت
آداب بجا آوردم و دو رکعت شکرانه گزاردم ترجمه انیس الارواح ختم گردید و [illegible]
از دلیل العارفین حضرت خواجه قطب الدین بختیار اوشی میفرماید که مستفیض خدمت
پیر دستگیر ما هر صغیر و کبیر حاضر بودیم فرمودند که هنگامی در سفر مدینه منوره شیخ اوحد الدین
کرمانی همراه ما بودند در شهر دمشق که درانجا بیست صد انبیا مدفونند دعای حاجت
حاجتمندان میشود زیارت مزار انبیا علیهم السلام حاصل نمودیم و فوائد بسیار از
ملاقات بزرگان زنده نیز بدست آوردیم روزی در مسجد حضرت قطب المشائخ
پیر دستگیر و شیخ اوحد الدین کرمانی و شیخ محمد عارف و دیگر فقرا نشسته بودند ذکر بود که اگر
درویشی صاحب کمال بود باید که دعوی کمال خود نکند چرا که دعوی کمال دلیل نقصان
اوست و افشای راز خالق بر خلائق معیوب بعد ازین محمد عارف گفتند که بروز قیامت
درویشان را معذور خواهند داشت و از ایشان درگذر خواهند نمود و از توانگران
و مالداران باز پرس خواهد گردید کسی را این سخن ناگوار افتاد گفت در کدام کتاب نوشته است
محمد عارف را نام کتاب یاد نبود بعد لمحه غور و تامل گفتند که در کشف المحجوب نوشته است
او گفت که تا کتاب پیش خود دیده نه آید اعتبار ندارم دراثنای آن خواجه محمد عارف سر بزیر
گفتند که الهی کتاب پیش نگاه خود را از دیدن [illegible]

همانندم فرشتگان بامر آلهی جائیکه این فرمان نوشته بود بنظرش گذرانید نمی بمجرد مشاهده اش
سر بقدم خواجه صاحب نهاد و اقرار نمود که کشف و کرامات مردان خدا حق ست
و من بعد همه ها گفتند که هر که در فقر رتبه و کمالی بهم رسانیده باشد در ینجا ظاهر کند پس
حضرت قطب المشائخ خواجه عثمان هارونی از زیر مصلی چهار قراضهٔ زر برآورده
درویشی را دادند که برو و از بازار فالودهٔ گرم بیار شیخ اوحد الدین کرمانی بطرف
شاخی خشک که نزدش نشسته بودند نگاه کردند بفور معاینهٔ آن هیزم خشک سر سبز
و شاداب گردیده شاخ زر شد اما حضرت خواجه صاحب میفرمایند که بحضور پیر خود
اظهار کرامات را گستاخی دانسته خاموش نشسته بودم وقتیکه حضرت پیر و مرشد اشاره
بجانب ما فرمودند آندم چهار نان از زنبیل خود برآورده به فقیریکه نهایت گرسنه بود
و بسبب شرم و حیا با کسی نمیگفت دادم یعنی از باطنش خبردار گشتند و خواجه محمد عارف
فرمودند که تا زمانیکه درویش چندین قوت بهم نرساند درویش گفتنش نباید بعد
چندا با من حضرت پیر و مرشد در بغداد تشریف آوردند در انجا با بزرگی خواجه جنید نام
ملاقات شد که بسن یکصد و چهل سال رسیده بودند و یکپاے اوشان لنگ بود و سبب
پاے لنگ پرسیده شد فرمودند که روزی بخواهش نفسانی از گوشه بر خاست
بیرون رفتم آوازی از غیب برآمد که ای مدعی در میان ما و تو همین عهد بود که
وفا کردی بسمع این کلام هوش در باختم و نفس لعین را سزا دادم که پای خود از کار
تراشیدم تا انیده بهوای نفسانی نه پردازد و هنوز ندامت و خجالت باقی ست
که فردای قیامت جواب این سوال چه خواهم گفت و بمقابل درویشانی که به مراتب
حلیه خویش نازان خواهند بود من آلودهٔ خواهش نفسانی و فرسودهٔ حرکات شیطانی
چه رو خواهم نمود و از آنجا به بخارا آمدیم در انجا از بسیاری مردان خدا ملاقات گردید
که وصف و تعریف اوشان خارج از دائرهٔ تقریر است بزرگان گفته اند تا وقتیکه

مرید بحالت پیر فائز نگردد زنهار با حق نرسد که سبب کار از کار جدا نیست پس پیر که
واصل راه خداست از خدا جدا نیست و بنده نیز در سفر و حضر همراه پیر و مرشد بود
و از برکت انفاس متبرکه او شان کار خود سر انجام نمودم و زمانیکه حضرت پیر و مرشد
از سفر بار دیگر در هارون رسیدند تا بست سال در اعتکاف نشستند و بعد از ان
رونق افروز بغداد شدند و سیر تمام جهان فرمودند آورده اند که حضرت قطب المشائخ
از خواجه صاحب فرمودند که تا چند مدت از گوشه عزلت بیرون نخواهم آمد باید که شما
هر روز وقت چاشت نزدم بیائید تا از سلوک فقر آگاه شوید که بعد ازین یادگار باشد
و حضرت قطب المشائخ سی ۲۹ و نه روز در اعتکاف بودند و همیشه خواجه صاحب حاضر خدمت
میشدند درین عرصه آنچه حضرت قطب المشائخ خواجه عثمان هارونی رضی الله عنه فرمودند
آنرا خواجه صاحب بحیز تسطیر آوردند که بر موقع خود نوشته خواهد شد در کتاب انیس الارواح
در مجلس بست و هشت قلمی است که بروز بست و هشتم حضرت قطب المشائخ فرمودند که
ای معین الدین ترا تعلیم معقول داده شده است باید که آنچه بتو آموخته ام فراموش
نگردد و عامل آن باشی تا که بروز بعث و نشر بروی مردان شرمنده و خجل نشوی
و عصا و مصلی و هر چه پوشیده بودند مارا عنایت فرمودند و گفتند کسی را که نیک
خواهی بپنداشت در گردنش خواهی انداخت و باز در عبادت مشغول گشتند و خواجه
صاحب آداب بجا آورده رخصت شدند و بعمر هفتاد و دو سال حضرت قطب المشائخ
فرمودند که ای فرزند آنوقت رسیده که تنها سیر نمائی و باید که در آبادی قیام نپذیری
و طمع را با خود راه مده و چیزی از خلق مخواه و از دیدن مجلسهائیکه خواجه صاحب نوشته بودند
نهایت خوش شدند خواجه صاحب سر بر قدم پیر و مرشد نهادند او شان بسیار تسلی فرمودند
و بخدا سپردند خواجه صاحب زار و گریان از خدمت با برکت رخصت شده روانه
ما وراء النهر گردیدند از انجا بعد چندے بقصبه آوش رفته اسلام را رونق بخشیدند

و والد حضرت قطب الدین ایشان را بعمر چهار سال و چهار ماه گذشته انتقال فرموده بودند
و والده ایشان حضرت ممدوح را بخدمت خواجه صاحب عرض نمودند که این طفل را
بطور تبرک بسم الله آموزید چون خواجه صاحب لوح برداشته خواستند که بسم الله نویسند
که آوازی از غیب برآمد که ای معین الدین تامل کن که قطب الدین را تعلیم علوم ظاهری قاضی
حمید الدین ناگوری خواهند ساخت و از تو او را تعلیم علوم باطنی خواهد شد بمجرد
اصغای این کلام خواجه صاحب لوح از دست نهادند همه حضار مجلس متعجب ماندند
زیرا که آن ندای غیبی بگوش آنها نرسیده بود باز آوازی از غیب بگوش قاضی
حمید الدین ناگوری افتاد که زود تر بقصبه اوش برس و قطب الدین را تعلیم علوم
ظاهری کن قاضی صاحب بسمع این سخن چشم خود بند ساختند چون کشادند خود در قصبه
اوش یافتند همان دم بخدمت خواجه صاحب حاضر شده آداب بجا آوردند ایشان
لوح برداشته بدست قاضی صاحب نهادند چون اوشان پرسیدند که چه نویسیم
خواجه قطب الدین جواب دادند که از سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی حضرت رقم فرمایند اوشان گفتند این پاره پانزدهم ست گفتند
که ابتدا از پاره اول یا الحمد گفتند مرا یاد هستند زیرا که حضرت والده ماجده من نصف کلام مجید
حفظ داشتند و اوشان تلاوت میفرمودند من در شکم بودم آنچه شنیدم یاد داده آسانی حفظ
کردم جواب دادند که اگر یاد داری گوش گذار من نمائی ایشان به کمال فصاحت
و ادای تمامی قواعد تلاوت چون مد و شد و اعراب و اخفا و اظهار و وصل و فصل
وغیره بخواندند قاضی صاحب بسیار تحسین و آفرین کردند و سبحان الذی تا آخر نوشته تعلیم
کردند حضرت ممدوح تمام کلام مجید در چهار روز حفظ فرمودند قاضی صاحب گفتند که تو
دوست مقبول خدا هستی گویا حق سبحانه و تعالی خود ترا تعلیم میفرماید این گفتند و
خواجه قطب الاسلام را حواله خواجه صاحب نمودند و رخصت شدند بعد چند مدت

رہگرائے پنجاب شدند و در آنجا از شیخ میران محی الدین جیلانی و شیخ ابی محمد سلطان
عبدالقادر جیلانی ملاقات گردید و در آن شہر تا پنج ماه و ہفت روز قیام پذیر بودند
و حجره تیار کنانیدند که ہنوز قائم و زیارت گاه خاص و عام است و جیلان شہر نیست
نزد کوه جودی که در انجا کشتی حضرت نوح علیہ السلام رسیده بود و شیخ محی الدین در انجا
قطعہ زمین خریده برای سکونت خویش و اقربا عمارتی نو تیار کردند و در انجا قیام پذیر
گشتند چنانچہ اولاد و احفاد ایشان ہنوز دران سرزمین رخت اقامت دارند راویان
معتبر نوشتہ اند که در بغداد جائیکه مزار شریف و از جیلان شصت منزل است روزی
حضرت خواجه صاحب حضرت میران محی الدین را فرمودند که برای چنین کلمات گوشه
باید فرمودند که مراد و چیز مانع گوشہ است یکی آنکه اجازت مرشد نیست و دیگر آنکه با کسیکه
سخن گوید اول تجربه نماید که محرم است یا نی اگر ہست راز با او بگوید و اگر نیست نگوید و بعد
ازین محفل برخاست گردید حضرت خواجه رخصت شده بر دولتخانہ تشریف آوردند و چله
کشیدند آن حجره ہنوز زیارت گاه است و حضرت پیران پیر محی الدین محبوب سبحانی ہمشیره زاده
خواجه اند و ایشان از اولاد امام حسین علیہ السلام اند و حضرت محبوب سبحانی از اولاد
امام حسن علیہ السلام و در شعری تاریخ تولد و انتقال ہر دو می برآید و آن اینست شعر
ستینش کامل و عاشق تولد ٥٩٠ وصالش دان تو معشوق الٰہی ٦٣٣ یعنی سال تولد
چہار صد و ہفتاد و یک و شش نود و یکسال و سنہ وفاتش پنج صد و شصت و دو است
می گویند که روزی حضرت خواجه وضو میفرمودند پیرزنے نالان و گریان در آمد
و گفت که حاکم اینجا فرزندم را براه تعدی بدار کشیده است چون تامل فرمودند از الہام
غیبی معلوم شد که دعوایش راست است پس برخاستند و ہمراهش شدند ہمه مردمان
متحیر و متعجب شدند که خلاف عادت چگونه متوجه این امر شدند خواجه رحمة الله علیه قریب
دار رفته لحظه بر آن طفل مرده نظر میکردند و چیزی بکمال آہستگی مے خواندند که کسی نشنید

من بعد فرمودند که ای طفل مظلوم اگر فی الواقع بی جرم هستی بحکم باری تعالی از زیر دار
بیا و غم مادر مشفق خویش مندفع ساز در حال سرش که بر زمین افتاده بود جنبیده برگردن
بیا گرفت و آن طفل بیجان از سر نوجان یافته از دار فرود آمده بر قدم خواجه سر نهاده شکر
پروردگار بجا آورده و ایشان سپرده و دعا درش نموده روانه خانقاه شدند و بعد ازین بغداد
تشریف آوردند و مدتی بصحبت شیخ ضیاء الدین پسر شیخ شهاب الدین بودند و شیخ
اوحد الدین کرمانی با حضرت خواجه رح اعتقاد راسخ میداشتند بلکه شیخ حسام الدین
خلیفه مولانا جلال الدین رومی می نگارند که ایشان مرید و خلیفه حضرت خواجه رح بودند
و تاریخ پنجم ماه رجب سنه هجری خواجه رح به بغداد تشریف آوردند و بمسجد فقیه ابو اللیث
سمرقندی شیخ اوحد الدین کرمانی با خواجه رح بیعت نمودند چنانچه شیخ محمد اصفهانی
نیز در آن زمان موجود بودند و حضرت کلاه چهار ترکی که بر فرق مبارک داشتند بسرم
نهادند و فرمودند که بعد بیعت تا بست و چهار سال بخدمت ایشان بودم و در سفر و حضر
همراه بوده ام و در نوادر السالکین مجلس دیگر نوشته است که از حضرت خواجه قطب الدین
منقولست که روزی حضرت خواجه در اعتقاد پیر و مرید فرمودند که خلیفه بغداد درویشی
را بتهمتی حکم قتل کرد چون او را بقتلگاه کردند و سیه ذل خواست که سرش از تن جدا
نماید فقیر روی خود را از طرف قبله بگردانید جلاد گفت که وقت مردن روی اهل اسلام
بجانب کعبه باشد تو چرا اکنون روی از آن جانب گردانیدی درویش گفت زنهار
روی خود را از کعبه نگردانیده ام بلکه بسمت کعبه ساخته ام سر خویش گیر ترا ازین
نقد چه حاصل چون مردمان در استفسار مبالغه نمودند درویش گفت که مزار پیرم اینجا
است و در حقیقت پیر کعبه مرید است چون درین اثنا حکم خلیفه رسید که درویش را رها کنید
آنگاه حضرت خواجه فرمودند که اعتقاد مرید به پیر چنین باید که از هیچ مهلکه نجات یافت
و در اسرار السالکین حضرت فرید الدین گنج شکر نوشته اند که حضرت خواجه قطب شد ما سفر بایشد

کہ روزی بخدمت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ حاضر بودم و بسیاری اولیاء اللہ جمع بودند کہ
شخصی اجنبی آمد و سر بر قدم خواجہ صاحب نہاد و گفت کہ قصد بیعت دارم فرمودند
کہ آنچہ گویم اگر بجا آری چہ مضائقہ گفت محکوم و تابع ام آنچہ ارشاد شود بدل و جان
قبول است فرمودند کہ بگو لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ او بی تامل بگفت خواجہ صاحب
توبہ و استغفار کنانیدند و سلسلہ عنایت فرمودند و ایما گردید کہ دایم لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ بر زبان داری برای آزمایش تو این سخن گفتہ بودم ورنہ مرا با
پیغمبری چہ نسبت من از خاک بوسان آستانہ فیض نشانہ حضرت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم ہستم نقل در فوائد السالکین از قطب الدین بختیار اوشی منقول است
کہ وقتی شہاب الدین سہروردی و شیخ محمد کرمانی و شیخ محمد اصفہانی و مولانا [illegible]
بہاء الدین بخاری و مخدوم زادہ شیخ برہان الدین و مولانا محمد بغدادی و
خواجہ اجل و شیخ اجل سیف الدین و شیخ محمد چشتی و شیخ اوحد الدین کرمانی و شیخ
برہان الدین غزنوی و شیخ جلال الدین تبریزی و شیخ برہان الدین چشتی و شیخ احمد
واحد و خواجہ سلیمان عبد الرحمن و دیگر بزرگان اطراف و جوانب موجود بودند و
در آن زمان حضرت پیر و مرشد مناقب حضرت قطب المشائخ میفرمودند از انجملہ فرمودند
کہ حضرت بر زبان معجز بیان می راندند کہ وقتیکہ خواجہ مودود چشتی را خواہش طواف کعبہ
شدی فرشتگان بحکم ایزد تعالی خانہ کعبہ را برداشتہ جائیکہ خواجہ صاحب بودندی پیش
نہادندی و بعد فراغ نماز باز بجای خود بردندی و خواجہ قطب الدین از خواجہ عثمان
نقل میکنند کہ خواجہ حذیفہ مرعشی تا ہفتاد سال در گوشہ بیاد الہی مصروف بودند ہیچ جا بیرون
نمی آمدند و حاجیان ہر سال می گفتند کہ خواجہ ممدوح را وقت طواف کعبہ و بیت المقدس
میفرمودند دیدہ ایم پس از آن ازینجا [illegible]
چہارم ملک عراق عجم تشریف آوردند و از شیخ یوسف ہمدانی ملاقات شدہ بود

رونق افزاے تبریز کہ از اقلیم چہارم ملک ایرانست گشتند و از شیخ ابو سعید
شمس تبریزی کہ پیر شیخ جلال الدین تبریزے اند ملاقی گشتند و در حال ایشان
شیخ نظام الدین بداؤنی مینویسند و بداؤن قصبہ ایست از اقلیم سوم ملک ہند
کہ اوشان مجذوب بودند و نیز مریدہای کامل داشتند و نہایت عالی مرتبت بودند
و در انجا از خواجہ صاحب شیخ محمد اصفہانی ملاقات گردید و خواجہ در شہریکہ رسیدندے
بہ گورستان فروکش شدندی و پیوستہ دو ختم کردندی و سلطان المشایخ میگویند
کہ خواجہ رحمۃ اللہ علیہ ریاضت بسیار میفرمودند کہ ادنیٰ ترین ریاضتہاے اوشان
این بود کہ بعد ہفتہ یک نان جوین بوزن پنج درم یعنی ہفتدہ و نیم ماشہ در آب تر کردہ
بخوردندی و پارچہ استہ دار پوشیدندی و حضرت عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ اکثر
اوقات فرمودندی کہ بسبب بیعت معین الدین فخری حاصل کردم و او در خاندانم
بر اول و آخر سبقت خواہد برد و نہایت بلند پایہ خواہد گردید بعد ازان بخرقان تشریف
آوردند و از شیخ ابو الجیش کہ دران شہر شیخ وقت بود ملاقی گردیدند و من بعد در شہرے
کہ شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اقامت داشتند تشریف بردہ ملاقات فرمودند و تا
دو سال درین گروہ میگذرانیدند ازان بعد در استرآباد تشریف آوردہ از شیخ
ناصر الدین استرآبادی کہ نہایت عظیم القدر و بعمر ہفتاد سال بودند و بدو واسطہ تا حضرت
طیفور سلطان بایزید بسطامی میرسند ملاقات فرمودند و از انجا بطرف شہر ہرات
عازم گشتند و مدتی در انجا فروکش بودند و روز در ملاقات بزرگان بسر کردندے
و شبہا در روضۂ عبد اللہ انصاری بسر میماندند چنانکہ در آنجا مشہور شدند زینت افزاے
مردمان گشتند چنانچہ در چہارم مجلس دلیل العارفین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی
کاکی نگارندہ چنانچہ و مرشدم میفرمودند کہ روزی من و شیخ اوحد الدین کرمانی سیر مینمودیم
بیابانے بزرگی را دیدیم کہ با کسے سخن نمیگفتند رفتیم و سلام کردیم جواب سلام دادہ

گفتند که بنشستیم چهرهٔ ایشان همچو آفتاب میدرخشان بود و چون خواستم که حال شان
پرسم اوشان از اشراق باطن دریافته حال خود گفتن آغاز کردند که روزی با دوستی
در گورستان رفته سخن مذاق می گفتیم و می خندیدیم که از گوری ندا بر آمد که ای غافلان
چون کار آخر با همین خاک و موانست مار و کژدم در پیش است خندیدن چه شاید بل گریستن
باید این کلام در من چنان سرایت کرد که آن یار غار را رخصت نموده درین غار
بنشستم و عرصهٔ هفتاد سال میشود که آسمان و انسان را ندیدم و هر ساعت همان
سخن را یاد گرفته میگریم و گفتند بزرگ عطای سلمی هم تا چهل سال بگریست و سمت
آسمان ندید خواجه صاحب فرمودند که زاریدن البته بسبب خوف گناهان بود دیگر طرف
آسمان ندیدن را چه موجب است گفتند که در محافل و مجالس بسبب غفلت همچو
بی شرمان خنده دندان نما مینمودیم لهذا از باعث بار این ندامت تاب سر برداشتن نداریم
و گفتند خواجه فتح موصلی تا شصت سال گریستند وقتیکه نهضت فرمای جنان گشتند
کسی در واقعه دید و پرسید خدای تعالی با تو چه کرد گفت که چون مرا پیش عرش بردند
سجدهٔ شکر بجا آوردم فرمان گردید که ای فتح مرا اغفار نمیدانستی که چندان میگریستی
سر بسجده شده عرض کردم که ترا اغفار و رحیم و کریم میدانستم الا از سختی ملک الموت
و تنگی لحد و از آنکه در قیامت چه پیش آید گریان و نالان میبودم ارشاد شد که از خوف تو
ترا بخشیدیم از انجا خواجه صاحب زیب افزای شهر شیراز که از مضافات توران علاقه
سمرقند ست گردیدند متصل شهر باغی بود در غایت نزهت و لطافت و حاکم آنجا که یادگار
محمد نام داشت بود و اندرو حوضی پر آب طراوت افزا بود و درختان نقش سایه دار خوشنما
حاکم آنجا که یادگار محمد نام داشت مالک آن باغ بود و سایه دار سپس خواجه رحمة الله
علیه در آنجا زیر درختی نشسته تلاوت کلام الله آغاز فرمودند درین اثنا گروهی
آمده عرض نمود که فراش برای گستردن فرش و [illegible] آید یا کاک [illegible] دراینجا

خواهد آمد حضور جای دیگر رونق افروز شوند که او از پس به اعتقاد و کج اخلاقست
شاید بی ادبی ازو سر زند حضرت التفاتی نفرمودند بعد ازین فراش آمده قریب خواجه
صاحب فرش گسترد و بعد وی حاکم یادگار محمد هم آمد ناگاه نظرش به خواجه بزرگوار افتاد بمجرد
نگاه لرزیدن گرفت و آخر کار بیهوش شد و رفیقان او را نیز همین حال پیش آمد القصه
بایمای خواجه خادم قدری آب از ان حوض گرفته بر روی حاکم پاشید فورا افاقه
گردید از کمال خجالت و انفعال قدم دیده نگاه سخت خواجه دید ایشان فرمودند که
از کردار و کج ادائی باز آمدی عرض کرد که باز آمدم و باره دیگر در امثال این کار نروم
اما کسی همین معنی هیچ خبر ندارد که اینچنین حالتها از چیست وجه دیدند که طالب حق گردند
چون بهوش آمدند همه تائب گشته اسلام آوردند و بایمای خواجه علیه الرحمه
وضو کرده دوگانه شکر گزاردند من بعد یادگار محمد به مکان خود رفته از خزینه و دفینه
خویش چیزی نگذاشت همه را نذر خواجه کرد خواجه فرمودند چرا از کسانی که بجور و ظلم
بستانده او شان را داده راضی گردان تا در قیامت دامن گیر تو نباشد بعد ازین بتحمل
ارشاد کرد و بقیه را بفقرا و مساکین و الا بهای خود چیزی نداد و از برکت انفاس
متبرکه خواجه یکی از اولیای کبار شد و اصلاح حق گردید در مجلس دیگر دلیل العارفین
فوائد السالکین نوشته است که باری در سفر ... خواجه قطب الدین
گنج شکر که با حضرت پیر و مرشد بودند بعد ... رسیدیم ...
که در آنجا بزرگی در غار نشسته دیده بسته ...
تا یک ماه در آنجا قیام پذیر بودیم پس ازین او شان بهوش آمدند التماس ...
و سلام کردیم جواب سلام گفته فرمودند که رنجی بشما رسید الا ...
بجای خیر خواهید یافت زیرا که اهل تصوف نوشته اند که هرکه ... درویشان کند البته
مستفید ... شود بعد فرمودند بنشینید چون بنشستیم احوال خویش گفتن آغاز کرد که

از اولاد شیخ اسلام طوسیم از سی و دو سال غریق بحر عمیق تحیرم بعد چندین مدت امروز
حق تعالی برای شما مرا بهوش آورده حالا بر دیده و سخنی از من یاد دارید چرا که سخن عیش پوشان
خالی از غرض و پر از حکمت میباشد و آن سخن اینکه هرگاه بر بساط اهل الله و ارباب طریقت
جا یابی ترک خواهش نفسانی گیری و التفاتی بدنیا و مافیها نکنی و از خلائق دور باشی
و تحفه که پیش تو آید با خود نداری بحاجت مندان بدهی و بما سوی الله مشغول نگردی
بعد انجام این کلام نصیحت التیام ایشان غوطه زن دریای تحیر گشتند و از انجا خواجه صاحب
روانه شدند حضرت میفرمایند که بعد ازین قطب الدین در عالم سکر در آمده بودند و روزی چند
در صحرائی مقیم بودیم از انجا عازم مدینه منوره گردیدیم چون آستان بوسی جناب رسول
مقبول صلی الله علیه و سلم حاصل ساختیم از روضه مبارک ندا آمد که ای معین الدین
چشتی الحسنی الحسینی السنجری حضرت خواجه بزرگ بمجرد اصغای این کلام اندرون روضه
مبارک حاضر شده آداب بجا آوردند آواز آمد که بحکم خدای جل شانه ولایت هندوستان
بسپردیم بروید و در اجمیر قیام کنید و تا قیامت قرارگاه شما و اولاد شما همان اجمیر خواهد
و در انجا مدفون خواهید شد حضرت خواجه صاحب متحیر شدند که اجمیر کجاست پس مراقبه
نموده بودند بشرف زیارت و جمال آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم مشرف شدند [illegible]
[illegible] آن حضرت صلعم [illegible] فرمودند که [illegible] تمام عالم [illegible]
اجمیر مقام شما مقرر کرده حضرت رسول مقبول بانگشت مبارک اشاره بجانب اجمیر
[illegible] آداب خدمت بجا آورده [illegible]
و نشان اجمیر [illegible] اول [illegible] از انجا آبادی نامی و نشانی بود [illegible]
[illegible] بود وجه تسمیه اجمیر اینست که راجه بود در هندوستان نام او بر کوهی که بنام
[illegible] شهرپناه تیار کنانیده بود و در هندی میر کوه را میگویند چون
[illegible] آبادی آن شهر واقع است لهذا بنام اجمیر شهرت یافت و حضرت خواجه بزرگ

در انیس الارواح ترتیب تقسیم فرموده اند که در مدینه مطهره روبروی جناب رسالتمآب
بزرگی را دیدم که هر شب در دو رکعت کلام مجید ختم کردی و قبل از صبح صادق فارغ شدی
بعد ازین خواجه عازم مکه معظمه گشتند و طواف خانه کعبه نمودند در کتاب فوائد السالکین
حضرت فرید الدین گنجشکر مینویسند از پیر خود حضرت قطب الدین بختیار کاکی اوشی که
روزی چند بزرگوار بمحفل حضرت خواجه رحمت الله علیه پیر و مرشد حاضر بودند فرمودند
که وقتی که ما و قاضی حمید الدین ناگوری برای طواف در کعبه شریف رفتیم بزرگی را
شیخ عثمان نام که از لواحقان حضرت شیخ ابوبکر رضی الله عنه بودند دیدیم که در طواف
اند ما هر دو یکسان بر نقشان قدم شان قدم سے نهادیم و طواف کعبه نمودیم آن بزرگ
برین معنی خبردار شده گفت که از متابعت ظاهری چه سود اتباع باطنی شاید پرسیدیم
که شما چه میکنید فرمود هر روز هزار بار ختم کلام مجید اگر اصغای این سخن متحیر ماندیم وخیال
کردیم که شاید بلا حفظ معنی آیات قرآن شریف در دل میسازند بلا قرأت لفظی فرمودند
که خیالات غلط است لفظاً لفظاً و حرفاً و حرفاً تلاوت میکنم مولانا علاؤالدین فرمودند
که این محض کرامت است ما هم اقرار نمودیم بعد ازین فرید الدین گنجشکر از پیر و مرشد خویش
مینویسند که خواجه صاحب من بعد ذکر کردند که حصول درجه اعلی بغیر ریاضت و محنت شاقه
نمیگردد و مریدان باید که ادب نشستن بحضور پیر خویش بیاموزد و چون حاضر گردد بکمال
عجز و نیاز سر فرو کرده آمده آداب بجا آورده بے تلاش جای بلند جائیکه خالی یابد بنشیند
پس ازین از مکه معظمه بدمشق تشریف آوردند چند روز درانجا اقامت فرموده بسبزوار
رفتند و آن زمین سپرد محمد یادگار نموده خود روانه بلخ شدند و محمد یادگار تمام عمر خویش
درانجا بسر نمود و قبرش همانجا ست و انتظام ولایت بسیار خوب کرده و روایت ست
ضعیف که او همراه خواجه به اجمیر آمده بود و بعض خادمان آنجا حالا هم دعوی میکنند که
از اولاد محمد یادگار هستیم الا این روایت صحیح نیست و خواجه صاحب در بلخ بخانه

شیخ عصر وید روزی چند قیام فرمابودند و دران شهر حکیمی بود مولانا ضیاء الدین
نام که با فقیران صاحب باطن و صوفیان اہل حقیقت اعتقاد وے و اعتمادی نداشت و
میگفت که چون صوفیان علم تصوف باعث وصال محبوب حقیقی میدانند مخالف بامنا
تقدس بیگانه و صرف اند زیرا که دعویات و خیالات غلط است و همچنان فقرای صاحب
باطن گمراه همدران ایام خواجه صاحب بطور سیاحت دران سرزمین وارد شده بودند
و همه سامان سفر دو دست تیر و یک کمان و یک چقماق سنگ آتش و نقدان همراه
میبود که وقت حاجت بکار آید چنانچه روزی خواجه رحمة الله علیه شکار کلنگ
کردند و متصل مکان حکیم مذکور زیر درختی بابدوار مشغول به نماز نوافل گشتند و خادم
آن را کباب کرد و حکیم طلبه را درس فلسفه و حکمت میداد چون نظر بر کباب افتاد
از مدرسه برخاسته نزد خادم آمده بخواست که چون کباب شود قدری طلبیده بخورد و
دریں اثنا خواجه صاحب از نماز فارغ گشتند خادم کباب پیش آورد و باشراق باطنی
خواهش حکیم دریافته قدری ازان بحکیم فرمودند بمجرد خوردن سوی
اعتقادے حکیم که با اہل الله داشت به حسن عقیدت مبدل گردید و بسوی خواجه نگاه
محبت و اخلاص دید و بیک نگاه خواجه قدس سره بیخود آورده حکیم حیرت فرمودند
دیده که جلوه نور حق و تابش لمعات جمال ذات مطلق باطنی در خود مشاهده کرد و کتب
علم فلسفیات و غیره را در دریا انداخت و زنگ علائق دنیوی از دل زدود و جمله تلمیذان
خود را بحصول قدمبوسی حاضر ساخت و خود از عقیدهٔ فاسد خویش باز آمد چنانکه همه ایشان
در طالب مرید شدند و حضرت خواجه رحمة الله علیه از انجا عازم غزنین شدند و از انجا به لاہور
تشریف آوردند و روایتی است که بعد تعلیم و تلقین مولانا ضیاء الدین را ازان ملک بخارا
فرموده به بخارا تشریف بردند بعد از ملاقات بزرگان بخارا مکین و رونق افزا
بدخشان زمین گردیدند خواجه در انیس الارواح نگاشته اند که از انجا بغزنین رسیده

بعد از ملاقات شیخ عبد الواحد پیر شیخ نظام الدین ابو المؤید روانه قندهار شدیم و
از بزرگان آن مقام ملاقی گشته راهی سیوستان گردیدیم و دران سفر همرکاب خواجه
عثمان هارونی در عبادت خانه شیخ ضیاء الدین سیوستانی که اکابر وقت و پیوسته مشغول
سجاده میبودند رسیدیم و چند روز بخدمت اوشان بودیم دیدیم که کسی از انجا محروم نمیرفت
هر حاجت مند را از دست غیب چیزے دستیاب میشد و آوازے می آمد که بارے رسوخ
ایمان یاد ناکن و وقتیکه اوشان نام موت شنیدندی گریستندی و تا هفته عشره بر یکپا
استاده بودندی و بعد افاقه از من گفتندی که کسی را که با ملک الموت معامله ضرور الوقوع
است و به روز حشر پیش خدا حساب دادن متحقق و تیقن او را آرام و آسایش در خواب
هم کجا میسر در غفلت و بیفکری چرا میگذاری ای عزیز اگر یقین داری که روزے خاک
خواهم شد و خیر راک مار و کژدم زیر زمین شدنی است بشب خفتن و آرام طلبی را ترک
تمامی و شب و روز در طاعت و عبادت آماده باش و همواره عادت ریاضت و محنت
و مشقت کن نقل در دلیل العارفین نوشته است که در سفر سیوستان خواجه همراه حضرت
خواجه عثمان هارونی رضی الله عنه بودند با شیخ بختیار اوشی ملاقات گردید ایشان نهایت
بزرگوار بودند و حاجتمندی هر حاجتی که داشتی از خانقاه شان محروم نه گشتی اگر عریانی
آمدے آوازه دادندے از غیب پارچه ها موجود شدی و آن همه یاد مرحمت فرمودے
تا چند روز در آنجا اقامت گزیدیم روزی فرمودند که مرا نصیحت پیر ما ست که هر چه
بیاید جمع مکن بل ایثار فقرا بکن که تو نیز مثل من شوی در دلیل العارفین از بختیار
اوشی نوشته است که خواجه رحمة الله علیه فرمودند که چون بملتان رسیدم از شخصی شنیدم
که توبه اهل ریاضت بر پنج ست که اول بر گناهان و عصیان زمان ماضی خویش افسوس
کند و گوید که چنین عمر گرانمایه خود را در بد فعلیها صرف نمودم بدلش چگونه کرده آید و
دیگر آنکه محاسبه فعل خود نماید یعنی افعال قبیحه را بد فهمیده فکر باز ماندن ازان نماید

و در زود انجام یافتنش کوشش و جهد بلیغ سازد و تاخیر و تعویق بار راه ندهد و سوم
آنکه بعد توبه از منهیات حذر کند و بسیار متنبه باشد که فعلیکه از ان توبه کرده است باز
سر نزند باز فرمودند عاشقی را دیدم دعا میکرد که الهی پروردگارا هر که کسی را دوست
میدارد باقرار امیر سازند شخصی را که تو دوست میداری بران بلا نازل میکنی یعنی
راه تو از همه راهها جدا است من بعد ارشاد فرمودند که تواضع منقسم بسه قسم است اول
کم خوردن که صورتش روزه است و دیگر کم خفتن که سببش نماز است و سوم کم گفتن که جوشش
زیادت ذکر حق جل و علا است و ایمان هم بسه نوع است نوع اول خوف نوع دیگر رجا
نوع سوم محبت از خوف ترک گناه و نتیجه اش حفاظت از دوزخ و از رجا زیادتی عبادت
و فایده اش فایز شدن به بهشت و از محبت ترک مناجات و تخیلات و نفی غیر و ثمره اش
رضای حق جل شانه و قایم گزیدن به مقام توحید پس از ان حضرت خواجه به لاهور
تشریف آوردند و زیارت روضهٔ مبارکه حضرت میر علی کردند و ملاقات شیخ حسین زنجانی
که دران زمان بقید حیات بودند ساختند و تا چند روز در آنجا مقیم بودند و پس ازین
عازم دهلی گشتند و در سرحد شهر رسیدند. دران ایام دهلی در تحت تصرف راجه پتهی راج
عرف پتهورا بود و در دلیل العارفین و فوائد السالکین وغیره کتب این همه احوال
مفصلاً و مشروحاً نوشته است و مادر پتهورا در علم نجوم و سحر و جادو وغیره علامهٔ عصر بود
و خبرهای ماضی و استقبال بطور اسنه راج میگفت که چنانچه دوازده سال قبل از آمدن خواجه
از پتهورا گفته بود که شخصی چنین پیدا خواهد گردید که بسبب او در ملک و دولت تو
زوال خواهد آمد و یک کاغذ شبیه خواجه هم کشیده داده بود و پتهورا نقل ان تشبیه
بناظران ملک تقسیم کرد کسی که شبیه باین شبیه باشد در حضور حاضر سازند لهذا هر روز
کسیکه از ملک غیر می آمد آن شبیه را بشکل او برابر کردندی در سیر العارفین و مرات الاسرار
نگاشته است که وقتیکه خواجه رحمة الله علیه از لاهور بدهلی تشریف آوردند دران زمان

مردمان دہلی بدیدن مسلمانان میگریختند خواجہ بمحض قوت کمالیت خود با چہل تن پیروان
کامل خویش در دہلی داخل گشتند و تا چند روز در آنجا رخت اقامت داشتند.
و روز اذان و تکبیر بآواز بلند میگفتند روزی شخصی کاردی در بغل پوشیده باراده
دیگر از در در آمدن خواست تا اراده خود را بانجام رساند خواجہ رحمۃ اللہ علیہ از کشف
باطن مکنون ضمیرش دریافتہ فرمودند کہ آنچہ در دل داری بجا آر بمجرد گفتن این سخن لرزه
بر تنش افتاد و کارد از دست بزمین افتاد و سر بر قدم مقدس نہاد و توبہ کرد و بشرف
اسلام مشرف شد در چہارم مجلس فوائد الفواد نگاشتہ است کہ ہفت صد مردمان
مولانا حمید الدین دہلوی بہدایت خواجہ اسلام آوردند از راویان معتبر روایت است
کہ روزی خواجہ معہ رفقا رفتند کہ در آنجا ہفت کس بالدار دیکار خوردن مصروف بودند
چون نظر آنہا بر ایشان افتاد تنگ عشق در جگر آنہا غلبہ کرد بر قدم خواجہ رحمۃ اللہ
علیہ افتادند و ایمان آوردند و نام آن ہر ہفت کسان حمید الدین نہادند چنانچہ ریحانی
و صد فدایان ہمچنین ماندند بعد عازم اجمیر گشتند چون بقصبہ سمانہ رسیدند
این یاران بحضور را صورت حضرت را موافق شبیہ یافتند بکمال تواضع و تعظیم
پیش آمدند و گفتند اگر مرضی مبارک باشد مکانی عمدہ و خوب برائے اقامت
خالی کنانیده شود خواجہ صاحب در مراقبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را دیدند
فرمودند ای معین الدین بہ قول و اقرار شان اعتبار نمائی کہ دل آنہا از دغا و فریب
خالی نیست پس خواجہ التماس شان قبول نفرمودہ فرمودہ حضرت را صلی اللہ علیہ وسلم
بایاران و مقلدان خود اظہار فرمودند و روانہ اجمیر گشتند چون در آنجا رسیدند
خواستند زیر درختی سایہ دار ہ نشینند ساربانی گفت کہ در اینجا منشینید کہ این شترخانہ
سرکار است جواب دادند کہ بہتر لکن شما را تنگ نیست پای فقیر تنگ نیست از آنجا
با رفقائے خویش آمدہ بر حوض اناساگر زیر درختی سایہ دار قیام گزیدند و خادمان

ماده گاوی ذبح کرده کباب پختند و برای وضو بعضی بر حوض اناساگر و بعض بر پنسیله
رفتند دران ایام یکهزار بتخانه بر ساحل حوضهای مذکور تیار بودند و صد من روغن تلخ هر روز
بر روشنی صرف میشد برهمنان آنجا از وضو دران آب منع کردند پس آنها با خواجه رحمة الله
علیه گله کردند و در روایتی چنین رقم است که اول ایشان بر پنسیله رسیدند چون برهمنان
از شستن آنجا مانع گشتند حضرت پرسیدند کجا رویم که کسی مزاحم ما نشود جواب دادند
که برانا ساگر که درآنجا مولیشیان آب مینوشند بروید درآنجا کسی مانع نخواهد شد روانه
آن سمت شدند و درآنجا رفته وضو کرده نماز گذاردند و بعد فراغ نماز خادم را فرمودند
که برو و از پنسیله یک چهاگل آب بیار خادم چون چهاگل به پنسیله انداخت آب آن پنسیله بلکه
تمامی حوضها و چشمه های اجمیر و شیر زنان و جانوران شیر وار آن شهر تمام خشک گردیدند
روایت است که بتخانه بود بر ساحل تال اناساگر و یک قریه برای مصارفش معین بود و خواجه
نام بت آن بتخانه از برهمنان پرسیدند اوشان سادی دیو بیان کردند خواجه رحمة الله
علیه فرمودند که از مدتی شما این را می پرستید گاهی با شما هم کلام شده است یا نه بابا گان جواب
دادند که این سنگ است کلام چسان کند فرمودند که اگر این صنم بحکم قادر ذوالجلال بسخن درآید
شما اسلام خواهید آورد همه گفتند که آنچه حضرت بیان میفرمایند خلاف واقع است پس
ایشان بجانب آن بت اشاره فرمودند و گفتند ای بحکم خدا تعالی نزد من بیا و کلام کن
هماندم او نزد خواجه حاضر شده و تسلیم بجا آورد و واقف از خدا و رسول شد و مسلمان گردید
خواجه صاحب نامش سعدی نهاده ابریق مقدس باو داده برای آب آوردن فرمودند
چون او ابریق در آب افگند معا تمامی آب چه چشمه و چه چاه و چه آنگیر و شیر زنان و جانوران
اجمیر تمام تر خشک گردید هنوز نصف پر شده بود و نصف تهی ماند که سعدی باز آمد و تمام
ماجرا از اول تا آخر عرض نمود پس خادم را فرمودند که آنچه ضرور باشد از بازار بیارد و
کباب پزد و خورده بنماز معروف گشتند و برهمنان احوال خشک شدن آب و شیر زنان شنیده بدین

شتران و مسلمان گردیدن سعدی از پتھورا بیان کردند چون مادرش شنید گفت که ای
فرزند این همان کس ست که قبل از دوازده سال با تو گفته بودم خبردار حق المقدور
بتواضع و عجز پیش آئی و سرکشی نه نمائی تا چندی سلطنت تو قایم ماند والا وقت اخیر سلطنت
خود بدان او گفتن مادر خود را دور از کار دانسته وزیر خود اجیپال نام را که سحر و جادو را
معدن بود اطلاع داد او گفت که انچه عجائب و غرایب از سحر و نظربند لیست باید او را
خود بدولت همگی حشم و خدم عازم آن ضلع بشوید من هم از پس می آیم پس پتھورا روانه
آنطرف گردیده و در دل خیال میکرد که چون بآن فقیر رسم بسیار رنج و ایذا دهم بمجرد این خیال
نابینا گشت آنگاه نصیحت مادرش یاد آمد و از اندیشه ناصواب منفعل شده توبه کرد
و بمعذرت چشمش بینا گردید باز همان اراده فاسد شد و همان پیش آمد که پیش آمده بود
باز گریان و نالان شد باز بینائی یافت همچنان هفت کرت چنین شد و چنان شد القصه
بقربت خواجه صاحب رسیده از طرف دیگر اجیپال هم با هفت صد اژدهای آتشین دم
دیگر از پانصد چکر که خود بخود در هوا آمدند و هفت صد شاگردان ساحری پیشه آمده
بر خادمان والا سحر و جادو کردن آغاز نمودند او شان خیال بخواجه رحمة الله علیه عرض داشت
کردند خواجه دائره مدور گرد رفقاء خود کشیده فرمودند که شما ازین احاطه بیرون نروید
اگر مرضی خدا است این همه از سلاحها و ضربهای خود زخمی و ضرر یاب خواهند شد و بشما گزندی
نخواهد رسید این گفتن بود که آن همه چکر بر لشکر اجیپال شتابید از صدمه اش بسیاری از لشکریان
بمردند و بسیاری مجروح شدند الا اجیپال صحیح و سالم بود و آنهمه اژدها شاگردان او را
خوردن گرفت بعد ازین خادمان ارشاد شد که ماران و کژدمان را در زیر زمین مدفون
کنید چنانچه از ماران شجر خبرا ول و از کژدمان شجر بهر بهاندم سرسبز و شاداب نمودار شد
حالا هم درخت مذکور در بعض جا موجود و خواص آنها اینست که اگر مار گزیده مار یا کژدم آنرا
بخاید و بخورد فی الحال شفا یابد مردمان بمعائنه این حالت متحیر و متعجب و از تشنگی جان بلب

بودند آنگاه پتهورا را گفتن مادرش صادق آمد آخر الامر پتهورا و اجیپال هر دو دست
بسته قریب دائره مذکور رفته زمین خدمت بوسیدند و عذر تقصیر کرده عرض نمودند که از شدت
تشنگی ما و تمامی شهر قریب بهلاکت رسیده ایم آنچه کرده بودیم سزایش کما ینبغی یافتیم
اکنون امیدواریم که بنظر کرم و عنایت بحال ما گنهگاران فرموده [illegible] ما
درگذرند ارشاد شد که برو ابریقی بیار تا قدرتی آب بدهم او رفت و ابریقی خواست که بردارد
تمام آن ابریق را برداشته بیارد بلکه قوت سحر و جادو هم تا مقدور بکار برده الا ابریق
از جا نجنبید ناچار تن بعجز در داد حضرت فرمودند که این ابریق هر دو ان ندامت اگر تو با
نیل و چشم برداری نتوانی برداشت من بعد بستدی ایماء نمود او رفت و ابریق برداشته
پیش خواجه رحمة الله علیه نهاد ایشان قدری آب از آن ابریق در اناساگر و شیلاء ریختند
که ازان آن هر دو چشمه روان گردید و دیگر حوضها و چاه که آب تمام خشک شده بود انسان
و زنان از تشنگی شده بود و بدستور سابق از آب و شیر گشت که باعث راحت و آرام مردمان گشت
آنجا شد بعد ازین دعا فرمودند که در شتران طاقت پیشین باز آمد که افتاده شده بودند
آنها کردند چون مردمان کرامت حضرت مشاهده نمودند با هم سرگوشی کردن گرفتند که گفتند
ما میدانستیم که اجیپال شخص کامل است صحیح نبود مصرعه خود غلط بود آنچه من پنداشتم تا حقیقت
تحقیق و بهتر باید این را امتحان دیدیم چه اگر امروز خود هم ذلیل شد و ما هم را انیز ادم و مشغول گشتند
اجیپال دید که خلق با او سوی عقیدت دارند با خواجه گفت که اگر باید در دوستی
تا کدام بمقام و دستگاه دارید بعد ازین ارشاد شد که اول تو آنچه حاصل کرده پیش آر بعد ازین
هر چه دیدنی خواهد بود خواهی دید انشاء الله تعالی پس اجیپال برخاست و چرم آهو بهوا افگنده
و جهس دم کرده بجست و بر آن پوست آهو بنشست و بالای آسمان پران شد کفار را از مشاهده
رفت باز آمد خواجه رحمة الله علیه از مراقبه چشم کشادند و پرسیدند اجیپال کجا رفت مردمان
معروض داشتند که بر آسمان می پرد بعد دیری ارشاد فرمودند که حالا چه شد الناس نمودند

[illegible] کرد که در نظر نمی آید پس حضرت به پاپوش مقدس اشاره فرمودند هر دو پاپوش شریف
سوی سپهر پران شدند و بالای سر اجیپال رفته بر سرش زدن آغاز کردند و از سبب
[illegible] او پایین کردن گرفت و آواز فریاد و الغیاث که از نهاد اجیپال می برآمد تمام
حاضران آنجا میشنیدند متعجب شدند که این چه ماجرا است چون بالای چرخ نگاه کردند اجیپال
را دیدند که بر سرش پاپوش ها می افتد و او سمت زمین مایل بود چون به زمین رسید
[illegible] پاپوش عالی افتاد و آواز الامان بلند ساخت آن زمان حضرت خواجه رحمة الله علیه
به پاپوش مقدس اشاره فرمودند تا از زدن کوب باز مانند اجیپال گفت مرا کمالیکه حاصل
[illegible] ابتدای خود رسیدم اکنون آنجناب کرامت و کمال بهم رسانیده باشند
[illegible] مراقب شدند و روح مبارک سمت عرش اعلی اوج گرا گردید اجیپال
[illegible] پرواز کرد و تا آسمان اول رفت و زیاده
[illegible] در روح مقدس آنحضرت از آن بالاتر پرواز کرد و آنگاه روح
[illegible] پیش آمد که من طفیل حضرت شده آمده ام اگر امروز از سپهر
[illegible] شدی نسبت حضرت را به عجز و انکسارش رحم آمد او را همراه گرفته
[illegible] ملائکه برای زیارت آمدند چون اجیپال این ماجرا دید متحیر
[illegible] درمیان خواجه رحمة الله علیه و اجیپال فاصله باقی بود چون
[illegible] اعتقاد و التماس نمود که بنده هم از اسرار الهی آگاه فرموده
[illegible] خواجه التماس درا بشرف قبول دادند و همراه
[illegible] بالاتر [illegible] لامکان رسیدند و باید از وحدت ممتاز شدند آن ساعت
[illegible] عرض کرد که مخدوم عالم این خادم ازین لذت محروم نداشته شود
[illegible] آگاهی داده آید چه سود خواهی دید چرا که ظرف و
[illegible] وصول آن جز اقرار کلمه طیبه لا اله الا الله محمد رسول الله

معلوم این گفتن همان بود و اجیپال را کلمهٔ طیب بر زبان آوردن همان پس خواجه
رحمة الله علیه با روح مقدس خویش روح اجیپال را گرفته بر عرش بردند و سیر بهشت
و دوزخ و عرش و کرسی و لوح و قلم کنانیده بشهر اجمیر باز آمدند اجیپال کلمهٔ طیب گفته
بپای حضرت افتاد و اسلام آورد و بسیاری از آن فرقه بدیدن این حالت ایمان
آوردند و پتهورا متحیرانه و متعجبانه بسوی ایشان میدید خواجه با او فرمودند تو هم بشرف
دین اسلام مشرف شو او سر گردانیده برفت حضرت فرمودند اگر اسلام نمی آری آرے
بارے تو گرفتار لشکر اسلام خواهی شد و ازین انکار در جهنم هم پناه نخواهی یافت
اجیپال ملتمس شد که عرضی دارم اگر پذیرا شود فرمودند که آنچه در دل داری بر زبان آر
برآرندهٔ مطالب او تعالی است که مسبب الاسباب است دست بسته عرض نمود که نهایت
آرزو است که تا قیام قیامت زنده مانم تا تلافی گناهانیکه از ما سرزده کرده باشم حضرت
بحضرت مجیب الدعوات جل شانه دعا فرمودند فوراً بشارت اجابت یافتند و با اجیپال
فرمودند که تمنای تو بر آمد. بعد ازین اجیپال و سعدی هر دو با حضرت عرض نمودند که
اندرون باید شد حضرت قبول فرموده بخانه سعدی که نسبت دیگر خانها عمده بود فروکش
شدند و دران جا جا صحت خانه و عبادت خانه و باورچی خانه تعمیر کنانیدند و جائیکه دران زمان
باورچی خانه بود اکنون روضهٔ مبارک و گنبد شریف است از حضرت خواجه قطب الدین
بختیار کاکی اوشی منقول ست فرمودند که تا بیست سال بخدمت خواجه رحمة الله علیه بودم
الا گاهی ندیدم کسی غیر را نزد ایشان و روزیکه خادم عرض نمودی که امروز چیزے برای
خرچ خیرات موجود نیست حضرت گوشهٔ مصلی برداشته فرمودندی که بقدر کفایت خرچ
امروزه بگیر و کسے محتاج و فقیر از آستانهٔ فیض نشانه محروم نرفتی وقتیکه حاجتمندی آمدی
خادم از زیر مصلی حسب ارشاد حضرت برداشته باو میدادی الا از دست مبارک گاهی
کسی را چیزی عنایت نفرمودند نقل ست که مسلمانی از ملازمان راجه پتهورا بود

خواجہ بارادۂ بیعت آمد حضرت ملتمس ورا قبول نفرمودند او با راجہ گفت کہ راجہ شخصی معتمد
و متدین را بخواجہ فرستاد کہ چرا فلان را مرید نفرمودند ارشاد شد کہ بسہ وجہ اول آنکہ
او عاصی و فاسق بیدین است دوم شخص بد جنس است و نیز از تابعان نیست سوم بلوح محفوظ
کہ لوحیست از مروارید بسیار وسیع و فراخ بر آسمان هفتم کہ در آن جملہ اعمال تمامی مخلوق
نوشتہ است در اعمال نامہ این کس نگاشتہ است کہ بی ایمان و گنہگار خواہد مرد چون پتھورا شنید
از آتش غضب بسوخت و گفت کہ این فقیر دعوی غیب دانی مینماید و از حکم من مرتبا بہ
باو بگویید کہ زود از عملداری ما بیرون شود چون آنحضرت برین سخن مطلع شدند فرمودند
باید دید کہ اندر سہ روز من میروم یا تو میروی ہمارین روز معین معز الدین بادشاہ شام
مع افواج جرار حملہ نمودہ پتھورا و تابعین او را گرفتار کردہ برد و آن مسلمان ملازم
پتھورا کہ نزد حضرت بارادۂ بیعت آمدہ بود چون گرفتاری خود دید در آب غرق گردیدہ
برفتہ بود کہ حضرت پیش آمد کہ در آب غرق شدہ بود و در ملفوظات از حضرت خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی اوشی **نقل ست** حضرت فرید الدین گنجشکر میفرمایند کہ روزی
بمقام اجمیر بخدمت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ حاضر بودم و در آن زمان پتھورا زندہ بود شخصی
آمد و با حضرت عرض نمود کہ پتھورا میگوید کہ اگر این شیخ از عملداری ما برود بهتر است
حضرت فرمودند کہ من او را زندہ گرفتار لشکر اسلام کردیم چنانچہ ہمچنان وقوع یافت
و در طبقات ناصری و تواریخ فیروز شاہی و بہادر شاہی و اکبرنامہ و دیگر تواریخ هست
مثل تواریخ پرتھی راج وغیرہ کہ هنوز در هندوستان موجود و نہایت صحیح و در
احوال پرتھی راج و معز الدین بادشاہ شام چنین نوشتہ اند کہ قبل ازین با پتھورا ہفت بار
جنگ گردید معز الدین هر بار شکست فاش خوردہ در قید هم افتاد اما بعد دادن نقود
داشتہ خلاص گردید و روزیکہ بزبان معجز بیان حضرت رفتہ بود کہ پتھورا را زندہ گرفتار
افواج اہل اسلام نمودم ہمان شب معز الدین خوابی دید و صبح آن با امرا و وزرا بیان

فرمود که امشب در واقعه دیده ام که در بهشت شخصی نورانی صورت بر تختی نشسته و
بسیاری از خادمان گرد شان کمر بسته ایستاده خادمی ازان خدام دستم گرفته پیش آن
بزرگ برد او با من ارشاد فرمود که ترا سلطنت هند عنایت کردم و راجه پتهورا را از
سلطنت معزول نمودم. مجالس متفق اللفظ تعبیر خواب فتح هندوستان گفتند و مبارکباد
دادند سلطان تعجیل فوج بیاراسته سمت هندوستان عازم گردید و لاهور را فتح کرده
و بیشتر دیگر ممالک هند قابض شده و فتنه های سر برده دفع ساخته نوشته فرماست
ممالک مجرو سر گردیدن بعد فوج کثیر باز به هندوستان آمد و سر هند بتصرف خود
آورده لشکری بمقابله راجه پتهورا فرستاد و امیری را قائم مقام خود سپه سالار
کرده خود فرمانروای ولایت گردید و چون لشکر او به اجمیر رسید راجه با او مقابل شده
و نائره آتش جنگ و جدال مشتعل بود و فریقین در جنگ برابر بودند چون پادشاه
اجمیر شنید فی الحال یک لک و بیست هزار سوار در … پیش و آزموده کار همراه وار
رسید بعد سعی کمال و جهد بلیغ اجمیر فتح گردید و اول پادشاه اهل اسلام که بتخت هند
نشست همین بود و … [illegible] سلطنت هند کرده باشد همین و بعد از …
بر تخت نشسته بحکم خواجه نشسته و روایتی دیگر چنین است که معز الدین عرف شهاب الدین
غوری بحکم خواجه سمت دهلی معه افواج روان شد و شهر که در راه افتاد فتح نمود و
بمقام تهانیسر رسید یک لک و بیست هزار سوار همراه داشت در آنجا قیام کرده
سامان جنگ مهیا ساخت چون این خبر پتهورا رسید و بوجه فتح پیشین که …
مختصر در میان … راج خواهد آمد و … ازین هم نوشته شد فوج پادشاهی
وزنی نکرد با وجودیکه بسیار امیران همراه سپه سالاران آزموده کار … پیشتر با
در جنگ راجه جی چند که راتهور را زبردستی آورده بود مقتول گشتند و از چند …
مائل عیش و عشرت شده بود و بنا برین طاقت برداشت مشقت و تکلیف نداشت القصه

مع لشکر بسیار از قلعه تاراگڈه روانه تهانیسر گردید در انجا بعد مقابله عظیم در سنه
پانصد هشتاد و هشت هجری بادشاه فتح یاب و راجه زنده گرفتار گردید راجه با
بادشاه گفت که من ترا هفت بار از قید رها کردم تو مرا یکبار رخلاص کن و انچه معین
کنی همیشه ادا خواهم نمود بادشاه جواب داد که انچه گفتی راست ست الا تو از داب
سلطنت آگاه نیستی یعنی عدو را گرفتار کردن و بازگذاشتن شرط سلطنت نبود
و تو که مرا رها میکردی دلیل بر عدم وقوف داب سلطنت است پس رها کردن
دور از مرتبه حزم و احتیاط و آئین حکمرانی و جهانداریست بر تخت نشست و در [illegible]
باجرای دین محمدی پرداخت و منکر را بتیغ بی دریغ ته تیغ ساخت بعد ازین بسیار تحف
و هدایا همراه گرفته بخدمت خواجه حاضر شد و احوال خواب عرض کرد حضرت تبسم فرمودند و ارشاد
کردند که ظالم را مجبور کن بنصیحت دین و آئین فرمودند و خطابش سلطان معز الدین
بقلعه تاراگڈه فرمودند بادشاه معز الدین و قطب الدین ایبک را بر قلعه کهرام
مقرر کرده خود بسمت [illegible] قنوج رفته بر راجه جی چند و دیگر راجها فتح حاصل کرد
و طرف دیگر قطب الدین ایبک میرٹه و دیگر سرحدهای هند فتح کرد درین مابین خبر
فوت غیاث الدین محمد [illegible] هرات که برادر حقیقی سلطان معز الدین بود رسید
فورا سلطان محمد [illegible] روانه هرات شد و آن ملک را بامیران منقسم فرموده
بر خوارزم حمله نمود [illegible] بعد ازان روانه روم گردید لیکن چون درانجا
[illegible] شنید فورا ازانجا بهندوستان آمد و تمامی آن
[illegible] ساخت انگاه روانه غزنین شد و تا چهارده
سال [illegible] سی و سه سال بادشاهی هندوستان
کرد [illegible] پنج صد من که هر یک ازان [illegible] و لبس پوشاکهای
[illegible] ست آورد و قطب الدین ایبک رو بروی سلطان

معز الدین بر تخت نشست اگرچه از غلامان ترکی سلطان موصوف بود و با وجودیکه
در ظاهر اصالت کلی نداشت الا بسبب حسن اخلاق و اوصاف حمیده ممتاز گردید
و انگشت خنصر او شکسته بود لهذا او را ایبک شل میگویند و همرکاب پادشاه ممدوح
بهندوستان آمده بود و بسیاری کارهای عظیم و نمایان ازو بظهور آمد و فتح
دهلی میسر بود و ملک هند را تا سرحد چین فتح ساخت و در همان سنه بتاریخ ۱۸ ماه ذیقعده
روز سه شنبه بر تخت لاهور نشست و بعد ازین بغزنی رفته بانعام امرای آنجا بسیار
زر صرف کرد و در سخاوت و شجاعت عدیلش نبود و در کتب مشهدی نوشته اند و
سادات نسبت شان به اهلبیت میرسد اگرچه بظاهر دنیادار اند لیکن بباطن از جمله
متعلقات دور اند و بسبب اتباع سنت و بنظر انقیاد اولوالامر تابع و محکوم سلطان
معز الدین شده بهندوستان آمد و بعد فتح هند قطب الدین ایبک را بدهلی معین کرد
سید حسین را مع عم زاده شان بجای استقامت آنجا فرموده باز بغزنی گشت
بعد چندی قطب الدین سید وجیه الدین و سید حسین صاحب را بحکومت تاراگده اجمیر
روانه نمود چون این هر دو صاحبان باجمیر رسیدند با حضرت خواجه ملاقات کردند
و جمله فوائد علوم دین و رشد باطن سید صاحب از خواجه رحمة الله علیه حاصل نمودند
و در کتاب سیر العارفین هم چنین نوشته است و از کرامات حضرت خواجه کفار آنجا
نزد حضرت صلح آمد و رفت انداختند الا بسبب استغراق کمال دریافت جنس غیر جنس
نبود و به کسی تعدی برای قبول کردن دین اسلام نفرمودند چرا که خدای جل و علا
فرموده تعز من تشاء و تذل من تشاء یعنی عزت میدهم هر که را میخواهم و ذلیل میکنم او را
که میخواهم اثر جذبه باطنی اینقدر بود که هر که دیدی اگرچه سخت دل و متعصب بودی
خود بخود تلقین دین اسلام خواستی آن زمان او را بخوبی تمام از آئین دین اسلام مطلع
و آگاه کردندی و با همه کس بتواضع و اخلاق پیش آمدندی بنابرین چه از [illegible]

دوچ از اہل اسلام بہ نسبت تمام بآن برگزیدۂ انام رجوع آوردند و تا حال در
ہر ہفتہ برای زیارت مزار مبارک میروند خصوصاً در ایام عرس ہنود و اہل اسلام
… و نذر و غیرہ حاضر میسازند و تحف و فتوح ہر کہ از اولاد حضرت سجادہ نشین
… باشد میرسد و چند مرید حضرت کہ از خدمت بابرکت پیدا گشتند انتظام ولایت
… فیض شان گردید شہرے یا قصبہ یا قریہ کہ در آنجا کسے باین سلسلہ
… نسبت و اوتعالی از کرامتے نباشد و حضرت مولانا مسعود غازی و حضرت
… در وقائع حضرت نوشتہ اند کہ در ہر زمانے شخصے از سلسلہ حضرت
… بود و او بہ تمام ہندوستان سوائے حدیث پیران منصرف میباشد
… خواجہ امداد حسین سیفر باید نقل از کتاب سیر العارفین نوشتہ است کہ کفار
… شہیدی عداوت قلبی داشتند چون حال استحکام قطب الدین ایبک
… شمس الدین التمش غلام قطب الدین مرحوم بسید کفار را موقع
فرصت بدست آمد وقت شب آنہا بہ دیوار قلعہ از نردبان رفتہ درون قلعہ در آمدند
و اتفاقاً آنشب سید صاحب جا آنجا جلوہ فرما بودند و تمام فوج برای تحصیل زر در پرگنہ
رفتہ بود چون سید صاحب زین واقعہ وقوف یافتند باہمراہیانیکہ موجود بودند مقابل
گشتند بالآخر جملہ شہادت یافتند وقتیکہ خبر این واقعہ بسمع اقدس خواجہ رسید فی الحال
در آنجا تشریف بردہ تجہیز و تکفین شہدا فرمودند و ملحدان قبل از تشریف آوری خواجہ
بگریختند و بر مزار سید صاحب گل و ریاحین انداختند چنانچہ ہنوز ہم این رسم جاری
است کہ بروز عرس سہرہ گل بر تربت سید صاحب می نہند و بتاریخ سیزدہم ماہ رجب المرجب
سید صاحب شربت شہادت نوش فرمودند و در آنجا مزار شہیدان بیشمار ہست و ہر کہ
برای زیارت مزار خواجہ می آید برائے زیارت تربت میران صاحب ہم میرود و اکبر
بادشاہ در آنجا روضۂ عالیشان تعمیر کنانید کہ نہ صد ہفتاد و سہ (۹۷۳) تاریخ اختتام اوست

احوال ملحقات یعنی احوال راجگانی که قبل از سلطنت اهل اسلام در اجمیر حکمران بودند

بعد راجه اجی که اجمیر آباد کرده او دست علداری اهل چوهان گردید از اولادشان سامنت
[illegible] بود او قصبه سامهر آباد کرد و در علداری او کان نمک پیدا شد و در خاندانش
تا هشت پشت حکومت ماند و بعد او راجه امرسنگه بر تخت نشست و بعد در سنه [illegible]
[illegible] فرزندش بالیونسنگه راجه گردید و حوض بیسل بنا کرده او دست این راجه بدرجه
نهایت ظالم بود چنانچه بارے بقصبه پشکر در سنه [illegible] رفته و در اشنان زنے
[illegible] که بغایت حسین و جمیل بود بقصور دیدنش راجه بدو فریفته گردید و شبانه
بخانه اش رفت و بیعزتی او و روی خود را سیاه کرد او بد دعا داد که بعد هفت روز
[illegible] خواهد گردید و دیو مردم خوار خواهی شد بعد از آن با اجمیر باز آمد روز دیگر
از کرده خود ترسان و لرزان نزد آن زن رفت و گفت اگرچه از من گناهی عظیم صادر گشت
الا به معذرت آمده ام عفوی تقصیر میخواهم او جواب داد که تیر دعایم بجانم پرتافته او جان
رسیده تیر رفته لی بازنمی آید اما بجفا [illegible] نطفه من و تو بچه خواهد آمد هادی تو خواهد
گردید الغرض بروز معهود او را آزار گردید و او فوت شد چون لاشش را سوختن خواستند
شعله از چته او برآمد و خبیثی از آن پیدا گشت و هماندم دو چهار کس را بشکم فرو برد
و هر روز مردم خواری آغاز کرد چنانکه آن قصبه تباه و ویران گردید و آن دیو بکوه [illegible]
پنهان [illegible] بود و [illegible] آمد و مقیم شد و بعد
دو ماه از آمدنش طفلی از و پیدا شد که نامش انا نهادند [illegible] تا سن دوازده سال
رسید آن خبیث را از انجا رانده تخت را بقبضه خود آورد و چون ماه اسوج آمد انا دید
که تمام هندوان بر نام بزرگواران خود فقیران و گدایان را خوردنی میدادند انا
خود پرسید که نام پدرم چیست تا که من هم بر نام پدر خود گدایان را خوردنی دهم اگرچه
[illegible] از آگاه کردن او پهلو تهی ساخت الا بسبب بسیار اصرار انا مجبور شده حال ما

بیان کرد مکان خبیث را نشان داد انا بمجرد شنیدن روانه سمت مکان او گردید
چون ڈهونڈا این را دید گفت چرا از زندگی بیزاری و از حیات به تنگ آمدی انا گفت
من فرزند سلدیو از شکم گوریا انا نام دارم آن خبیث دانست که این فرزند ست
و وعده که در باب هدایت نجات او مادر انا کرده بود بیان کرد و گفت همراه بجهت
برای نجاتم بیاموز جواب داد که به کاشی رفته در انجا و کروت گیا مقیم شو بمجرد شنیدن
این سخن روانه کاشی گردید و انا اجمیر را آباد نمود و بعد از ان پسرش بر تخت نشست
و بعد از مردنش فرزند او که مسمی به انندی بود بر که پشکر تعمیر کرد و بعد او راجه سومیر
گردید و فرزندش پتهیراج عرف پتهورا در سنه ۱۱۸۵ بکرم متولد شد چون بحد
بلوغ رسید ولیعهد گردید و خواست که قلعه بر قله کوه ناگهوار بنا کند و عمارت آغاز کرده
اما انچه در تمام روز تیار شدی بشب بیفتادی مدتی همین ماجرا ماند آخر الامر پتهیراج
بخواب دید که شخصی میگوید که برین کوه قلعه تیار مکن بلکه به پتیل تیار کن لهذا بجای
تارکوه قلعه تعمیر شد بعد او اننگ پال قوم راجپوت راجه دهلی گردید و در سنه ۱۲۰۸
بکرم پتهورا سمت پدری ناتهه رفت و از انجا والد خود یعنی راجه سومیر را همراه خود
آورده و تخت دهلی باو سپرده بسوی پیشاور برای جنگ با قوم روهیله رفت و پتهیرا
بهولا بهیم والی گجرات قوم سولنکی به دهلی از پیشاور بر دهلی با افواج حمله نموده بعد جنگ
عظیم سومیر را بکشت و روانه گجرات گردید چون پتهورا آمد بر تخت نشست وقتی
میر حسین برادر شهاب الدین باغی شده بملک پتهیراج آمد شهاب الدین پتهورا را
نوشت که اگر برادرم را از ملک خود براندی مرا هیچ تفضل بیکران و تفقد بی پایان
شدی و الا امرا به سلطنت خود رسیده بدان راجه جواب داد که هرکه به پناه خود آید
باسن او تن در ندادن و از پیش براندن شعار راجگان ذوی الاقتدار نیست چون
اراده خود با آمدن انیطرف می نگارند چه مجال شما ست که در سرحد ما گامی بزنید اگر

طائرے هم قصد اینجانب نماید پرش بسوزد از خوف من آسمان و زمین لرزیست
بادشاه ازین جواب هیبت ناک در جوش آمده حمله آور گردید در سمبت ۱۲۰۰
بکرمی از فوج بادشاه و راجه بقصبه بیکانیر که از ناگور بفاصله ۳۰ میل ست جنگ
و جدال واقع شد آخر الامر بادشاه مقید گردید بعد پنجروز فوجی همراه ساخته
بادشاه را بغزنین فرستاد و بار دیگر در سمبت ۱۲۱۰ بکرمی در مقام پانی پت از بادشاه
و راجه پتهیراج نوبت محاربه رسید در آنجا هم شاه پابزنجیر شد و بعد ۳۰ پنج روز
بادشاه هشت هزار راهوار بطور جزیه داده رهائی یافت بار دیگر بمقام تهانیسر
اتفاق محاربه افتاد بار لشکر سلطانی هزیمت یافت و بادشاه دستگیر گردید باز
بعد دادن همان قدر مرکب مطلق العنان گشت قصه کوتاه همچنین تا هفت بار بادشاه
بقید درآمد و بار هفتمین تا شش ماه مقید بود و بار هشتم بادشاه فتحیاب شد و پتهورا
زنده گرفتار و سلطان راجه را کور کنانید چند رائے بادفروش که مقرب پتهیراج
بود چون خبر این واقعه شنید نزدیک بادشاه آمده مبارکباد فتح داده از هر در سخنها
راند و گفت که راجه در تیراندازی کمالی دارد که بر نشانه بی شست از پس پرده تیر
و تیرش خطا نمی کند بادشاه ازین سخن متعجب شده تیره قلم برو داد و گفت که تیر بزن چون
مکرر گفت راجه بادشاه را نشانه کرده چنان زد که خدنگ در حلق بادشاه خلید و او
جان بحق سپرد و ممکن بعد راجه هم و چند رائی خود را خود کشتند تا اینجا احوال راجگان اجمیر بود
نقل قطب الدین بختیار اوشی رح در کتاب دلیل العارفین نگاشته اند که مدتی بخدمت
خواجه بودم مگر حضرت گاهی بر کسی اعتراض نفرموده روزی طرف گذر شد و شیخ
علی مرید حضرت هم همرکاب بودند که شخصے دامن شیخ بگرفت و گفت که آنچه از من وام
گرفته مرا بده بملاحظه این کشاکش حضرت فرمودند برای چندی مهلت ده این
وام ترا او خواهد کرد الا او از قبول ابا نمود سر باز زد هر چند بلطف و آشتی او را می فهمانیدند

او یک هم نمی شنید حضرت خواجه برو مبارک از دوش اقدس بر زمین افگندند و فرمودند
که هرقدر زر که ذمهٔ این کس باقیست از زیر بر دیگیر چون او زیر بر دست انداخت
خواست که از حق زیاده بگیرد دستش هیچ هم خشک گردید فریاد و واویلا آغاز کرد
و گفت که وام را معاف نمودم از خطایم درگذر کرده اید حضرت دعا فرمودند دستش
بحالت اصلی گرائید فی الحال به قدم افتاد و داخل سلسلهٔ خدام عالی گشت و در بیان
کتاب نوشته است که روزی نزدیک خواجه رحمة الله علیه شخصی آمد و گفت که از دیر
مشتاق خدمت بابرکت بودم الحمد لله و المنت که امروز از شرف قدمبوسی و الا مشرف
شدم و تکرار این بیکرد خواجه سوی او ملاحظه نمود و تبسم میفرمودند بعد لحظه ارشاد
شد که آنچه دردل داری بعمل آر و وعده وفاکن چون آنکس این کلام گوش کرد لرزه
بجسمش افتاد و امان طلبیده عرض کرد که حضرت بر تمام ماجرا واقف اند من شخصی
چیقصودم من بعد کار و از پهلوی خود برآورده پیش حضرت بیفگند فرمودند افشای راز
کسی مکن که این شیوه بهتر نیست آنکس گریان شده به قدم افتاد و گفت که از من
گناهی عظیم شده و در شدید جزای آن سزاوارم که قتل نموده شوم فرمودند که این طریقه
ما نیست هر که بما بدی نماید در عوض آن با او نیکوئی کنیم این فرمودند و از قدوم فیض لزوم
سرش را برداشتند و در حق او دعای نیک فرمودند و او خدمت حضرت اختیار نمود
چنانچه از برکت خدمت چهل و پنج حج بیت الله و زیارت روضهٔ نبی صلی الله علیه وسلم
او را حاصل گشت و همانجا در قرب و جوار دفن گردید و در بیان کتاب نوشته است
که کافری که چهرهٔ مبارک بدیدی مسلمان گردیدی الحمد لله علی ذلک و حضرت فریدالدین
گنج شکر از خواجه قطب الدین بختیار اوشی روایت میکنند که خواجه در باب اهل سلوک
فرموده اند که بلای دوست را رضای دوست بدانند و فرمودند که بلای دوست
رحمت اوست بنابراین روزیکه دوست نزول بلا بر من نمیفرماید میدانم که از نعمت

عظیم محروم ماندم روزی بخدمت پیر دستگیر حاضر بودم شیخ برہان الدین رنجیدہ خاطر
و بصورت غمگین آمد بخدمت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ فرمودند کہ فلان چرا غمگین
گفتند کہ ہمسایہ ام دیوار خود را چنان بلند کردہ کہ باد و روشنی از ان نمیگذرد حضرت
فرمودند کہ چون او دیوار را بیرون می افتد و گردن می شکند قبلہ این شیخ
برہان الدین ہارونی کان خود گشتہ رفتہ در راہ بود خبر رسید کہ ہمسایہ دیوار افتادہ
و گردنش شکستہ باز خواجہ ارشاد فرمودند کہ روزی من و مولانا حمید الدین و قاضی
حمید الدین ناگوری از مشتاقان بودیم در حضرت پیر و مرشد حاضر بودیم فرمودند
مرا نشانہ یاد چون بمجلسی بروید جائیکہ جا باشد ہمانجا بنشینید تا لاش جای بلند نکنید
چنانچہ روزی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نشستہ بودند از اصحاب رضی اللہ عنہم
نشستہ بودند درینجا آشنا کسی برای بود سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جا یافت نشست و دیگر کسان و آن سوم جای بلند نیافت باز گشت
حضرت جبرئیل علیہ السلام بخدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمدند و گفتند کہ
رب تعالی جل شانہ فرمودہ است کہ حجاب آخر نشست از و مرا یاد و
گناہانش بخشیدم فردای قیامت او را رسوا نخواہم کرد و آنکہ جای رفت گویا از
رحمت ما مایوس گردید و ہر سال چون حاجیان از کعبہ شریف آمدندی گفتندی
کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی را رضی اللہ عنہ بطواف خانہ کعبہ دیدہ ایم و فلان
در مجلسی نشستند و این ہم بپایہ تحقیق رسیدہ کہ ہر شب حضرت بزیارت خانہ کعبہ
تشریف بردندی و قبل از نماز فجر باز آمدندی از حضرت پیر دستگیر خواجہ عثمان ہارونی
رضی اللہ عنہ نقل مینمایند کہ حضرت خواجہ یوسف چشتی چنان کند ذہن بودند کہ قرآن شریف
حفظ نمیکردند روزی در عالم رویا پیر خود را دیدند کہ میفرمایند کہ چرا رنجیدہ گفت
کہ کلام اللہ حفظ نمیشود ارشاد شد ہر روز صد بار سورہ اخلاص خواندہ باشی وقتیکہ

از خواب بیدار گشتند به تلقین پیر خود عمل کردند در اندک مدت قوت حافظه چنان ترقی
کرد که بوده هر چه تمام کلام الله شریف حفظ گردید و بقوت حافظه هر روز پنج
ختم کردندی روزی پرسیدم که قرآن مقدس را در لشکر و سفر دریا و جای خوف
با خود داشتن درست است یا نه فرمودند در ابتدای اسلام کلام خدا را همراه
نمیداشتند که شاید بدست کفار نیفتد و از وقتیکه اسلام ترقی یافت همراه میدارند
و در فضیلت قرآن شریف فرمودند که پس از وفات سلطان محمود غزنوی کسی او را
بخواب دید و پرسید که او تعالی با تو چه ساخت جواب داد که شبی در ایام سلطنت
در خوابگاه من کلام الله نهاده بود چون بخفتن رفتم خیال کردم که در اینجا قرآن شریف
داشته است چسان خسپم یا کلام مجید را در مکان دیگر بفرستم اینهم دور از ادب دانسته
خود در خانهٔ دیگر رفته بخفتم حق سبحانه و تعالی جل شانه بسبب تعظیم کلام مقدس
گناهانم بخشید حضرت خواجه عثمان هارونی میفرمودند هر که تلاوت قرآن مجید می نماید بران
اعتقاد میدارد چشمانش مدام روشن خواهند بود و هیچ یا نقصانی بدیده او راه
نخواهد یافت بزرگی قرآن شریف بر مسندی پیش خود نهاده نشسته بود شخصیکه چشمش
درد میکرد آمد و گفت که در چشم من آزار است هرچند علاج کردم مفید نگردید حالا
بخدمت حضرت حاضر شده ام خدا را دعا فرمائید او شان رو بقبله نشسته بودند
بعد دعا کلام الله پیش چشمش در آوردند فوراً آزار دیده او رفع گردید و فرمودند
که در جامع الحکایات نوشته دیدم که شخصی روزگار خود را در فسق و فجور بسر برده بود
چون بمرد کسی او را بخواب دید که بحکم او تعالی در بهشت میرود موجبش استفسار کرد
جواب داد اگرچه در تمام عمر خویش کاری نیکو نکردم مگر عادتی داشتم که تعظیم کلام مجید
بسیار مینمودم هرکجا میدیدم بتکریم می استادم و بر سر می نهادم و کسیکه علما را بسبب
نسبت حق می بیند او تعالی مثل او فرشته پیدا مینماید که تا قیامت در تسبیح و تهلیل

مشغول خواهد بود و بروز بعث و نشر از قادر مطلق بشفاعت تمام گناه او را عفو
خواهد کنانید و هرکه با علمای دیندار دوستی میدارد ثواب عبادت هزار ساله و مقام
علیین بیابد در فتاوی ظهیری از حضرت رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم روایت است
که هرکه بنظر ارادت و اعتقاد بسوی علما بیند یا تا هفت روز بصحبت شان بماند بار خدای تعالی
تمام عصیان او را معاف نموده ثواب عبادت هفت هزار ساله در نامهٔ اعمالش مندرج
میکند باز فرمودند که شخصی از علما نفرت میداشت و چون عالمی را بدیدی رو دیگر زانیدی
چون بمرد روی بقبله کردند الاسمت دیگر گردید هرچند که فکر ساختند مفید نشد حیران
ماندند بالاخر هاتف آواز داد که چرا انقدر محنت بیفائده میکنید این شخص قدر علما و مشائخ
نمیکرد و از ایشان کراهت و نفرت میداشت و هرکه از آنها نفرت میدارد او را از هر طرف خفت
میگردانیم و روز قیامت اورا بصورتی دیگر خواهیم برداشت و در دوزخ خواهیم انداخت
و باید که جانب کعبه بنظر ارادت نگاه کند که یکبار اگر باعتقاد طرف کعبه بنگرد ثواب عبادت
هزار ساله و هزار حج در نامهٔ اعمالش مندرج میشود و هزار حوران در بهشت برای او
معین میسازند و جانب چهره پیر خود نگریستن هم ثواب عظیم است در معرفت المرید حضرت
خواجه عثمان هارونی رضی الله عنه ارقام فرموده اند که هرکه یکروز هم با ادب و عقیدت
خدمت پیر کند در بهشت خدای جلشانه هزار خانه بخشد و در هر خانه صد حور خواهند بود
و روز قیامت بغیر حساب در جنت خواهد رفت و ثواب عبادت هزار سال خواهد یافت
و مرید را لازم است که سخن پیر را بگوش جان بشنود خصوصاً در باب روزه و نماز وغیره
و تا تواند همیشه بخدمت پیر حاضر باشد و اگر پیوسته نتواند گاه گاهی قدمبوس شود چنانچه
زاهدی بود بسیار متقی و پرهیزگار کسیکه نزدش رفتی گفتی که خدای مقدس در قرآن مجید
فرموده که من انسان را برای طاعت آفریده ام نه برای آرام و راحت پس باید
که کاری دیگر نکنیم چون جان بحق سپرد شخصی او را بخواب دید استفسار کرد

آمد جواب داد که بار شفاعت عصیانم بخشید گفت بچه عمل گفت که بسبب خدمت پیر خود
من بعد خواجه عثمان هارونی رضی الله عنه بچشم تر فرمودند که روز قیامت تمام مشائخ
وا دنیا گلیم و دلق پوشیده خواهند برخواست و دلق از یک که جواهر بچه خواهد بود و چون
از حساب فارغ خواهند گشت و مشرف بشرف بخشش ارحم الراحمین آیند هم مریدان
و اولاد و والدین خود را بهمراهی خویشتن از پل صراط که راه هزار ها سال است
بیکدم گذرانیده در بهشت خواهند رسانید این کلام تا اینجا رسیده بود که شیخ
شهاب الدین چشتی و شیخ محمد اصفهانی و چند دیگر درویش تشریف آوردند حضرت
خواجه فرمودن آغاز نمودند که هیچ شئ در دنیا نیست که در قدرت قادر مطلق
نمایان نبود و بارے حضرت رسول مقبول علیه الصلوة والسلام اراده ملاقات
اصحاب کهف که مراد از او بسیار امت پیغمبر زمان گذشته است فرمودند و بجناب
کبریای الٰهی عرض کردند حکم شد که ملاقات شما با این فریق اینجا نخواهد شد مگر آنکه گذرید
و باز رجعت شود و در دین شما آیند شنوند حضرت فرمودند پروردگارا از کرم و عنایت
تو امید دارم تا با ایشان ملاقات کنم ارشاد شد که چهار اصحاب مبارک یک یک گوشه
گلیم گرفته بهوا سپارند پس همچنان بعمل آمد و هوا اصحاب را بسر غار رسانید
ایشان سلام علیک گفتند اصحاب کهف جواب سلام دادند من بعد صحابی رضی الله
عنهم ذکر ملت سراپا برکت آنحضرت صلعم نمودند اصحاب کهف دین احمدی را اقبال
و رسالت رسول صلی الله علیه وسلم و وحدانیت حق تعالے جل جلاله وایمان را
اقرار و عذر تشریف آوردن اصحاب با جمال ساختند بعد این کلام خواجه فرمودند
که چیزے از قدرتش بیرون نیست و انسان را باید که از حکم وی تعالے منحرف نباشد
باز گریان شده فرمودند که روزے [illegible] حضرت خواجه عثمان هارونی رضی الله
عنه حاضر بودم و چند درویش دیگر هم بجلسه نشسته بودند شخصے ضعیف آمد و سلام [illegible]

حضرت بسے تعظیم او کردہ برابر خود جا دادند و او بنشست حضرت استفسار حالش
کردند گفت کہ از سی و پنج سال پسرم گم شدہ و ہنوز خبرش نیافتم و در جستجویش
بایں حالت رسیدم و از جہت ابتدا بیقرار و عاجز شدہ بخدمت عالی حاضر گشتم جناب والا برای
وصال با فرزندم دعا فرمایید حضرت چون این سخن گوش فرمودند تا دیر غور و تامل
فرمودہ با حضار مجلس ارشاد کردند کہ شما دعا کنید تا پسرش دستیاب شود حسب الایما
ہمہ دست بدعا شدہ ہنوز دعا ختم نگردیدہ بود کہ کار آن مرد ضعیف بانجام رسید
پیش حضرت ازو فرمودند کہ بہ خانہ خود رفتہ با پسر خود ملاقی شو او رخصت گردید
و در راہ مژدہ آمد پسر خود شنید و چون بہ مکان رسید بصارتش کہ ہمچو حضرت
یعقوب علیہ السلام از کار باز ماندہ بود از وصال یوسف گم گشتہ اش روشنائی
یافت و فی الحال با پسر خود بخدمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ حاضر
گشت حضرت از آن طفل پرسیدند کہ کجا بودی گفت کہ در فلان دریا بقید دیوان
افتادہ بودم امروز بزرگی ہمشکل حضرت در آنجا رفتند و بدست خاص زنجیر گشادہ
مرا چشم بند کردن و بہ پای خود پا نہادن ارشاد فرمودند چون چشم وا کردم
خود را بر ساحل دریا یافتم آن مرد تا اینجا گفتہ بود کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی
انگشت بر لب نہادند او خاموش شدہ بر قدم اعلی افتاد خواجہ باز فرمودند کہ
از ایشان قدرت حق پوشیدہ نیست و از روایت کعب در بیان تولد حضرت
رسول مقبول الصلوۃ والسلام منقول است کہ خدا تعالی فرشتہ نہایت جمیل
و حسین حائیل نام آفریدہ کہ دوام کلمۂ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ورد زبانش
میدارد و او را دو دست است یکی جانب مشرق و دیگر سمت مغرب و شب و روز
در اختیار او ست چون آن را مشتی میکند روز میشود و چون تاریکی میکند شب و اگر
یکی میکشاید یکی بستہ ماند شدن دیگر نیابد و در لوح پیش او نہادہ و از

سفید بر وے چیزے رقم شدہ چون آن او در وے می افزاید شب می کاہد و چون کم میباید شب
می افزاید بنا برین روز و شب پیوستہ کم و زیادہ میباشد بعد ازین خواجہ آبدیدہ
شدہ فرمودند کہ این چنین حالات را بجز خدا دوست کسے نمیداند و ہمچنین
فرشتہ ایست او دو دست دارد یکی بر زمین و دیگر بر آسمان در قبضہ اول آتش است
و در اختیار ثانی ہوا ازین ہر دو اگر کدامی از اعتدال زیادہ شود تمام عالم یا بسوزد
یا غرق گردد و کوہ قاف نزد رب المعبود بزرگ ترین کوہہاست و جملہ اشیائے
دنیا و سے بر وے موجود است و در قرآن مجید خبرش دادہ شدہ و فرشتہ قوقائیل
نام است تسبیحش کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ است وقتیکہ رحیم حقیقی آرام
و آسایش رعایای خود خواہد قوقائیل را برائے کشادن دست میفرماید و اگر آن قہار را
عتاب مد نظر میباشد بہ بند کردن دست ارشاد میکند آندم تمام دریا و چشمہا خشک
میشوند و آب بسیار کم در دنیا میماند گویا دستہایش نیستند بلکہ رگہای زمین اند
کہ چون دستہا را می کشاید رگہای زمین کشادہ میشوند و چون بند میکند بند می گردند

ذکر بعض کلمات فرمودہ حضرت پیر و مرشد خواجہ از کتاب اخبار الاخیار و مونس الارواح

دل عشاق آتش است آنچہ در وافتد بسوزد و آتشی از و تیز تر نیست و حالش مانند
انہار و جوہاست کہ تا در دریائی نمی آمیزند نالہ مینمایند ہمچنان دل عشاق است
کہ تا باصل خود واصل نمیشود آہ و فریاد مینمایند و پس از وصل آوازے ہم
برنمی آید و درین دنیا دوستان خدا چنان مستغرق دریائے وحدت میباشند
کہ اگر لحظہ ہم از یاد حق غافل شوند ہمان دم فنا گردند و دوست آنرا میگویند کہ باوصاف
سہ گانہ موصوف باشد کہ در وے این سہ اوصاف باشند اول سخاوت مثل دریا دوم مہر
ہمچو مہر سوم تواضع مانند زمین و صحبت نیک بہتر ست از کار نیک و صحبت بد بدتر

از کار بد و توبه مرید آنقدر زمان مستحکم خواهد بود که تا سی و دو سال گناهی بر نامه اعمال
او ثبت نباشد و فرمودند که مرشدم ارشاد نموده اند که انسان مستحق فقر شود
اگر علاقه بدنیا ندارد و کمال مرتبه عارف آن دم است که از عرش تا تحت الثری درمیان
دو انگشتان پای خویش معائنه کند و ای طالبان از گناه و عصیان شما را آنقدر
ایذا نخواهد رسید چندانکه از خوار و بیمقدار داشتن برادر مومنین و مسلمین و علامت
معرفت حق نفور از خلائق و سلوک دائمی و خاموشی لازمی و در عرفا فرقه ایست
که درمیان اوشان و حق جل جلاله پرده نمی ماند و چهار چیز گوهر نفس است اول
درویشی که مثل توانگری است ثانی گرسنگی که چون آسودگی است ثالث غم و الم که مانند
خورسندیست رابع اگر کسی با او بدی نماید در عوض او نیکی کند شعر بدی را بدی
سهل باشد جزا اگر مردی احسن الی من اساء و وقتیکه طالب بودم طواف کعبه
مینمودم اکنون که واصل بحق شدم کعبه طواف من مینماید و باید که از تاجش بدکردار
و خلاف شرع و عادت دوستی نورزد وقتیکه حضرت آدم علیه السلام از بهشت
رانده شدند چنان گریه و زاری آغاز نمودند که تمام اشیا نوحه و فریاد گرفتند بجز زر و سیم
ذات جل جلاله از آنها استفسار سبب فرمود جواب دادند که بر عاصیان او تعالی
زر و سیم گریستیم بیهوده است حق تعالی و تقدس ارشاد نمود که بعزت و اجلال خود تا عوض
تمام چیزها فرمودم و آدم را محکوم ساختم و در ریاحین نوشته که روزی جناب رسالت
پناه علیه الصلوٰة والسلام بر جماعتی گذشتند که خنده دندان نما میکردند حضرت فرمودند
السلام علیکم اوشان بتعظیم ایستاده جواب سلام دادند و قدری مبهوت شدند حضرت
فرمودند اگر شما نجات یافته جواب دادند نفی ارشاد شد که مگر از حساب قیامت
و دوزخ فارغ گشتید گفتند نه پشیمان گردید که شاید از شرف بشارت جنت و
ایمن بعذاب الهی مشرف گردیده از آن هم انکار کردند فرموده شد که از کدام خوشی

چندان سے خندید آنہا جواب ندادند نگاشته است که از آن روز کسے آنہا را بابائی خندان نمید و در اسرار الاولیا نگاریده است که روزی حضرت خاتون پاکدامن رابعہ بصری و شیخ حسن بصری و مالک دینار و شقیق بلخی باہم نشسته بودند و سخن در باب صدق پیش مولی روان شد ہر کس حسب حوصلہ خویش سخنے بیان کرد چون نوبت بحضرت رابعہ بصری رسید فرمودند که در حقیقت عاشق صادق آن است که ہر چہ در دوا ندا و تکالیف شاقہ باو رسد آن ہمہ را ہیچ نفہمد و بمشاہدہ جمال دوست مستغرق باشد در روزی صاحب حالی بر قبری نشسته بود و اہل تربت بعذاب گرفتار و نالہ و آہ مینمود و بزرگی صاحب دل دیگر بر گذشت و فریاد مردہ در دلش چنان اثر ساخت که فوراً جان بحق داد و بعد لحظہ آب گشتہ روان شد و اے عزیزان اگر از حال مردگان معذب آگاہ گردید غالب کہ ہمچو نمک آب شوید

ذکر بعض خوارق عادات و کرامات حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمة اللہ علیہ

وقتی حضرت خواجہ بمشغولی نشسته بودند مریدی آمد و بیان کرد که بادشاہ اینجا مرا بیقصور خارج البلد میکنند حضرت استفسار کردند که بادشاہ کجاست گفت برای سیر بیرون شہر رفتہ است فرمودند که برو و با امن و امان بمان زیرا که شاہ از اسپ افتاد و بمرد چون از آنجا بیرون آمد خبر فوت شدن بادشاہ بسمع آنکس رسید و شاد ان بخانہ رفت و حضرت قطب الدین بختیار اوشی میگویند که تا بیست سال بخدمت حضرت بودم الا کاہے حضرت را ہیچ محنت و تندرستی خویشتن ندیدم بل بارہا شنیدم میفرمودند که خدایا درد و مصیبت را عنایت فرما گفتم که این چہ دعاست ارشاد گردید که ارحم الراحمین آفریندہ آسمان و زمین چون اہل اسلام را درد و ایذا مرحمت میفرماید علامت درستی ایمان او ست و آنکس از معاصی چنان پاک میگردد که گویا امروز از شکم مادر خود زائیدہ حضرت قطب الدین بختیار اوشی قدس سرہ میفرمایند که روزی بندہ و شیخ اوحد الدین کرمانی و شیخ شہاب الدین

مریدی در خدمت حضرت پیر و مرشد حاضر بود شیخ شمس الدین التمش تیر و کمان گرفته
از آن سمت برآمد چون حضرت او را دیدند فرمودند این طفل پادشاه دهلی خواهد گردید
و با آخر همان پیش آمد روزی حضرت در جماعتی نشسته بودند و در باب فقر و سلوک
ذکر میفرمودند ناگاه سمت راست نظر فرموده بایستادند و نشستند همچنین چند بار اتفاق
افتاد حضار مجلس حیران ماندند الا کسی یارای پرسیدن نداشت چون نقل بر نیابت
حضرت قطب الدین از خواجه رحمة الله علیه استفسار نمودند که این نشستن و برخاستن
از چه بود فرمودند که آنجانب تربت مقدس حضرت پیر دستگیر خواجه عثمان هارونی رضی الله عنه
بود چون آن جانب نظرم می‌افتاد مرقد منور بنظرم می‌آمد و بی‌اختیار می‌ایستادم
و حضرت خواجه یکشب تا سحر نخفتند و وضو ناقص نشد الا بحاجت [illegible]
و چون از مراقبه چشم میگشادند اگر اول بر فاسق نظر می‌افتاد او توبه و استغفار مینمود
و اگر بر کافر اسلامش نصیب میگردید از حضرت قطب الدین بختیار اوشی نقل است
که روزی حضرت خواجه ما میفرمودند که ای معین الدین مریدان و فرزندان خود را
باید بخشیدن ندارد و در بهشت بایشان التماس کردم که از فرزندان کدام گروه مراد است
ارشاد شد که خلفای ما و مریدان ایشان که روشنای امید بجا نشست و حضرت خود میفرمایند
که روزی بطواف کعبه مشغول بودم هاتف غیب آواز داد که ای معین الدین حق تعالی
میفرماید که از تو خوش شدم ترا بخشیدم زمین مژده بیاسر برگشتم و گفتم چون مرا
بخشیدی کمال عنایت و مهربانیست اما عرضی دیگر هم دارم اگر بپایه قبول رسد
حکم شد بطلب گفتم عاجز نواز مریدان و ارادتمندانم را نیز بخش هاتف گفت که
ای معین الدین همه را بخشیدم خاطرجمع دار و آنحضرت را کلام الله [illegible]
میفرمودند و به ختم سرود شب غیب آواز میداد که ای معین الدین ختم تو قبول [illegible] بارگاه کبریا
گردید روزی خواجه عثمان هارونی رضی الله عنه [illegible] رحمة الله علیه [illegible]

میفرمودند هرکه خرقهٔ درویشی پوشد کار درویشان بکند و آن برداشت رنج و مصیبت
و فقر و فاقه است و چون صحبت غربا و فقرا با درویش زیاده شود باید دانست که
او کامل گردید من بعد فرمودند خدایا معین الدین را قبول کن و یکی از مقربان بارگاه
خود ساز فی الفور هاتف غیب آواز داد که نام معین الدین در ذیل محبوبان خود نوشتیم
و او را سرگروه مشائخان گردانیدیم میگویند هرکه سه روز هم از صدق ارادت بجناب
خدمت میشد و با برکت خواجه معین الدین رحمة الله علیه ولی الله و صاحب کشف و
کرامات میگردید منقول است که در بغداد شریف هفت تن از قوم ترسا نهایت مرتاض
بودند تا شش ماه چیزی نمی خوردند و بعد عرصهٔ مذکور از یک لقمه افطار مینمودند
و هزاران مردم معتقد شان بودند روزی بطور امتحان یا معارضه بخدمت حضرت
خواجه رحمة الله علیه حاضر شدند نظر کیمیا اثر افتادن همان بود و لرزیده بر قدم افتادن
شان همان حضرت فرمودند ای مشرکان با آنکه قدرت او تعالی هست بینید آتش را که
مخلوق اوست می پرستید جواب دادند از آتش می ترسیم که روز قیامت در جحیم
عام بیغم تم انساز و ما را نسوزاند فرمودند که این مراد شما از عبادت حق تعالی
حاصل خواهد شد نه از عبادت آتش ترسایان گفتند که شما خداپرستید اگر آتش شما را
نسوزاند ایمان بیاریم و اسلام پذیریم فرمودند که ما را چه بلکه پاپوش ما را
نیز آتش نتواند سوختن و فوراً پاپوش مکرم در آتش افگنده دعا فرمودند
خدایا عزت و حرمت بدست تست چنان نشود که پاپوشم بسوزد و این بیدینان بگویند
هماندم آتش سرد گردید و داغی هم بپاپوش اقدس نرسید چون کفار این کرامت
دیدند فی الفور ایمان آوردند و به اکرام اسلام مکرم گشتند باری خواجه در شهری
گذشتند که در ساکنانش از مسلمانان تاوان میگرفتند چون کافری دید با هم جنسان
خود بیان نمود که اینجا چند مسلمان آمده اند از قیام ایشان آب و هوای این شهر

خراب خواهد گردید بمجرد استماع این کلام جمله کفار مسلح گشته بارادهٔ دیگر جمع آمدند
اما بفور نگاه گفتن گرفتند که ما ایمان تا بعد از حضرت سید اکرم پیر ما باشد و مسلمان شده
ایمان می آریم حضرت پیر و مرشد همه را یک قلم کلمهٔ طیبه و کلمهٔ شهادت تلقین فرمودند
و بهمین قدوم میمنت لزوم آن کفرستان بالکل اسلامستان گردید چون حضرت
متوجه اجمیر گشتند براه لاهور بدهلی رسیدند چون ازدحام و هجوم خلائق زیاده شد
از آنجا عنان عزیمت سمت اجمیر گردانیدند آنزمان در آن نواحی فی الجمله اسلام
رونق پذیر بود قطب الدین سید حسین را بر خدمت داروغگی اجمیر مقرر فرموده ایشان
قربت قدوم اقدس حضرت خواجه را غنیمت فهمیده از خدمت بابرکت فیضها میگرفتند
و قبل تشریف بردن ایشان اکثر کسان مسلمان شده بودند و کسانیکه اسلام
می پذیرفتند بطور جزیه و نذرانه علی قدر مراتب پیش مینمودند چنانچه اکنون هم
این رسم جاریست که پیش سجاده نشین حضرت چیزی بطریق نذرانه می نهند و
در عهد شمس الدین التمش خواجه دوباره رونق افزای دهلی گشتند تا که موضع
تاندن بنام فرزند خویش شیخ فخر الدین معافی کنانند خیال باید ساخت که سلطان
شمس الدین التمش مرید حضرت قطب الدین بختیار اوشی بود اگر خادم خواجه هم
میبودی سلطان ممدوح حکم اجمیر درست کرده ارسال خدمت کردی اما اکثر اولیای الله
خلوت و عزلت را قبول فرموده اند چنانچه رسول مقبول صلی الله علیه وسلم با وجود
چندین حشمت و اجلال اشیاء مطلوب را خود از بازار خریده می آوردند القصه
این فرقه عاجزی و راستی و دیانت را شعار خود میدارند و چون حاجتی با کسی نباشد
آنرا از وی پنهان نمیدارند چرا که چیزی از پارسایان پنهان نمی ماند پس چون بخالق
ظاهرست از مخلوق پوشیدن چه حاصل لهذا خواجه نیز برای رهنمائی مریدان خویشتن
تشریف آوردند و همچنین رونق افروزی رسول الله صلی الله علیه وسلم از مکه معظمه

بمدینه منوره نه از خوف کفار بود بلکه چند فوائد دارین هیچو هدایت خلق الله و شرف زمین
مدینه منوره و عظمت قوم نصارا و امتحان شان و اختبار کیان و عذاب صنادید
آنجا و علی هذا القیاس و از مناقبات خواجه است وقتیکه ایشان در اجمیر مقیم
بودند شخصی کاشتکار آمده عرض نمود که کشت من حاکم آنجا ضبط کرده میگوید که تا فرمان
بادشاهی نه آوری از ماحصل اراضی خرمهره نیابی لهذا امداد حضرت میخواهم که از هیچ
اسباب نجات یابم زیرا که وسیله روزی جز این ندارم فرمودند که بعد این حاکم چه خواهی
کرد گفت آنچه حکم شود فرمودند که اگر فرمان استمراری دستیاب شود تکالیف دائمی انقطاع
پذیرد گفت اگر جناب بحضرت قطب الدین نامه سفارش ارقام فرمایند البته فرمان
استمراری یا میعادی میسر گردد حضرت بعد غور و تامل فرمودند اگرچه از سفارش
کار تو برآمدن آسان است الا او تعالی و تقدس مراتعین برای کارت فرموده لهذا بیا و
همراه من شود همان دم خواجه عازم دهلی گشتند و قبل ازین چون حضرت میرفتند حضرت
قطب الدین را اطلاع میفرمودند و بتاریخ معهود بادشاه و حضرت قطب الدین برای پیشوائی
بیرون شهر تشریف می آوردند مگر این بار اطلاع نفرمودند اتفاقاً شخصی بخواجه ملاقی
گردیده او دیده بحضرت قطب الدین اطلاع داد ایشان متعجب و متحیر ماندند الا فوراً
نزد بادشاه رفته حال شنیده بیان فرمودند و خود به پیشوائی تشریف بردند و بادشاه
نیز بعد تیاری مع افواج و جلوس شاهی باستقبال آمد خواجه قطب الدین رحمة الله
علیه را باریافت سبب تشریف آوری بی اطلاع نهایت اضطرار بود مگر از هجوم
کسان موقع یافته نشد بعد رخصت بادشاه و دیگر کسان حضرت قطب الدین عرض
نمودند که اگرچه سرو رونق افروز این دیار میگشتند بندگان بشرف اطلاع
مشرف میشدیم الا امسال هیچ وجهش و ازین هم کمال انتشار داریم لهذا ترتیب وجهش
بیان فرموده آید خواجه فرمودند که برای مراد این کس و حالش از سرا پا ارشاد فرمودند

حضرت قطب الدین زیاده متحیران ماندند و گفتند یا حضرت اگر خادمے از خدام
اقدس بسلطان گفتے ممکن بود که این کس بمراد خود رسیدی چه حاجت آنکه حضرت
پیر و مرشد خود بدولت تشریف ارزانی فرمودند حضرت فرمودند درست است
الا هر اهل اسلام در زمان ذلت و غربت گونه قربت از رحمت حق میدارد و حینیکه این شخص
نزدم آمد بسیار محزون بود چون مراقب شدم و بحضرت باریتعالی عرض نمودم حکم شد
که شریک رنج او شدن عین بندگی و عبادت ست پس بطمع کمال خود تا اینجا آمدم و
بر هر قدم که این شخص خوش میشد مژده آن بمن چندان عنایت میگردید که ثواب
عبادت آنجا برابرش نتواند شد اگر سفارش گردمے کارش برآمدی مگر فائده من گشتی
بمجرد اصغای این کلام فیض انجام حضرت قطب الدین طبع جمع شدند و در دلیل العارفین
خواجه قطب الدین حق می نگارند که بعد ازین گاهی بدهلی تشریف نیاوردند و درهمین سال
بجامع اجمیر تشریف داشتند و بنده نیز برای قدمبوس رفته بود و در آن مجلس
جمله مریدان و اقربائے حضرت حاضر بودند ارشاد شد مرگ جسریست که دوست را
بادوست می آمیزد و محبت آنرا میناست که یاد یار محبوب از قلب باشند نه صرف
از لسان که ذکر زبانی اعتباری ندارد و در ذکر محبت نوشته که باریتعالی میفرماید
چون ذکرم بر تو غالب میگردد من بر تو عاشق میشوم فرمودند که مزارم همین جا
ظاهر شد و انتقال سفر آخرت در پیش دارم و من بعد شیخ میر علی سنجری فرمودند
فرمانی بنویسید که من خلافت و مسند بخواجه بختیار کاکی اوشی دادم چون نوشته شد
گشت بنده طلبیده شدم چون آداب بجا آورده قریب تر رسیدم حسب ارشاد نشستم
و حضرت بر سرم کلاه و عمامهٔ مقدس نهاده خرقهٔ مبارک پوشانیدند و بدستم عصا
همایون دادند و مصلا و بتهٔ آن شریف و نعلین عنایت فرموده ارشاد فرمودند
که این امانت از رسول مقبول صلی الله علیه وسلم بخواجگان من رسیده و از اوشان

بمن عنایت گردیده و هنوز در امانت موصوف خیانتے نرفته بود و حق امانت کما حقه
بجا آورده‌ام حالا بشما میدهم خبردار خبردار حق این را نگاه خواهید داشت و چنان نکنید که روز حشر
موجب خجالت و ندامت ما شود و دستم گرفته و بسوی آسمان نظر کرده بمن
فرمودند که ترا حواله الله او تعالی واقف احوال نزدیک و دور ساختم و از دشت
معنوی معمور ساختم بعد ذکر چهار گوهر که پیشتر مذکور شده بود فرمودند خواستم که رخصت
شوم درین اثنا حضرت خود فرمودند که برو و در جائیکه باشید با مراد باشید بنده آداب
بجا آورده رخصت شدم و در دهلی رسیدم و از آنروز بعنایت حضرت رجوع مردم
واصل بمن گردید در مونس الارواح نوشته که حضرت قطب الدین بعد از عنایت
گردیدن خرقه خلافت تا بست روز در اجمیر ماندند و پس ازان در دهلی تشریف
آوردند و بعد از عرصه بست یوم خبر وحشت اثر هوش ربا جانگزا یعنی رحلت حضرت
خواجه معین الحق والدین قدس سره سامعه خراش گردید واضح باد که درین مقام مصنفان
اشجار الجمال و مونس الارواح و اخبار الاخیار مختلف مینگارند بعض قائل تاریخ ششم
ماه رجب سنه ششصد و سی و سه (٦٣٣) هجری نبوی اند و بعض قائل ماه ذیحجه سنه ششصد
سی و دو (٦٣٢) هجری نبوی و بذهن ناقص چنین قول اول مرتبه تصحیح است در آید و تاریخ رحلت
حضرت بقاعده ابجد بدین الفاظ است آید آفتاب ملک هند و پس از آنکه خواجه
رحمة الله علیه چو حضرت ذوالنون مصری بر پیشانی این الفاظ به خط سبز مرقوم بود
حبیب الله مات فی حب الله یعنی دوست خدا در محبت حق مرد و عمر حضرت نود و شش سال
و مدت قیام حضرت در اجمیر چهل و نه سالست و در سنه پنج صد سی و هفت هجری حضرت
تولد یافتند و در سنه پنج صد هشتاد و شش هجری در اجمیر تشریف آوردند و مزار شریف
اندرون بلده اجمیرست در زمانه سابق عمارت روضه مبارک از خشت بود و بعد ازان
بسنگ گردید و بیشتر مخدوم خواجه حسین ناگوری آنجا عمارت بنا کنانیدند و پس ازان

دیگر ملوک و اہل حاجات تعمیر ساختند ہنوز کرامات حضرت ہمان سان است چنانکہ در
حین حیات بود ودر ماه رجب ہر سال بیشمار کسان از بلاد و مدائن دور دراز بتقریب
عرس مقدس مے آیند ہنگامیکہ حضرت مراحل ہمایون دار بقا طے گشتند اکثر اولیا
واکابر آن عہد ہمین واقعہ دیدند کہ حضرت جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہمراہیان خویش میفرمایند کہ دوست خدا از دنیا می آید من باستقبال
او آمدہ ام و بزرگے خواجہ را بخواب دیدہ احوال پرسید ارشاد فرمودند کہ چون
مرا زیر عرش بردند آوازی آمد کہ ای معین الدین چنان مخوف چرا ہستی جواب دادم
کہ از جباری و قہاری تو فرمان گشت کہ ہر کہ بتاریخ دہم ذیحجہ سورۃ الفجر بخواند او را
خوف نباید بود جائیکہ بخواہی بمان این ملک بقا از نعمتہای من پر است

ذکر قبیله داری وعیالداری حضرت

از کتاب مونس الارواح و اشجار الجمال بعض میگویند کہ حضرت کتخدا نشدند و بعض
قائل اند کہ کتخدا گشتند لا اولاد بود مگر ہر دو اقوال بپایہ صحت نرسیدہ و درست
آنکہ حضرت متاہل ہم گشتند و اولاد نیز بود چنانچہ در کتاب اخبار الاخیار
مصنفہ شیخ عبد الحق دہلوی مرحوم نوشتہ کہ حضرت دو نکاح نمودہ بودند اول
با خاتون عصمت بدین نوع نکاح گردید کہ چون حضرت بار اول از اجمیر بدہلی تشریف
بردند و از آنجا باز باجمیر رونق افروز گشتند سید وجیہ الدین مشہدی عموی سید حسین
مشہدی داروغہ اجمیر صبیہ داشتند بغایت حسین و جمیل خلیق و لیق بالغ و مدام
در فکر نسبت او پریشان مے ماندند ناگاہ شبی بخواب دیدند کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ
عنہ میفرمایند اے وجیہ الدین بشارت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم است
کہ عقد شرعی صبیہ ات با خواجہ معین الدین حسن سنجری بہ بندید چون صبح صاحب [illegible]

گشتند فوراً بحضرت خواجه حاضر شده ماجرای خواب عرض نمودند ارشاد شد که
اگرچه عمرم بسیار گذشته و ضعیف شده‌ام الا حکم حضرت بسر و چشم قبول است پس نکاح
کردید. و حال ازدواج ثانی چنین گویند که شبی خواجه بخواب دیدند که آنحضرت صلی الله علیه
و آله وسلم میفرمایند ای معین با آنکه تو حامی و معین دین من هستی الا حصه از
سنتی را ترک ساختی و اتفاقاً همان شب ملک خطاب حاکم پٹیلی بر کافران حمله کرده
دختری که امی راجه آن نواحی گرفتار کرده صبح آن نذر حضرت گذرانید خواجه
بتعمیل حکم شب قبول فرمودند نامش امة الله نهادند و از بطن خاتون امة الله دختر
بسیار با فضل و جمال زائیده شد و شوهرشان شیخ رضی الدین بودند و قبر مقدسه حافظه
جمال [illegible] پدر بزرگوار خود است و مقبره شیخ رضی الدین
در [illegible] از مضافات ناگور بر کنار حوضی واقع است و سه صاحبزادگان شیخ ابو سعید
و شیخ فخر الدین و شیخ حسام الدین بودند بعض میگویند که این هر سه صاحبان از بطن
خاتون امة الله اند و بعض قائل اند که از بطن خاتون عصمت و شیخ سید محمد گیسو دراز
در [illegible] حضرت نصیر الدین قدس سره اند مگر وجهی بتحقیق اند که این هر سه برادران
فرزند خاتون عصمت اند و سید شمس الدین طاهر یک فرقه در سه ایشان میگویند
از شیخ ابو سعید از خاتون عصمت و شیخ فخر الدین و شیخ حسام الدین از بطن خاتون
[illegible] امة الله و الله اعلم بالصواب و شیخ فخر الدین که نهایت بزرگ و صاحب کمال
[illegible] در موضع [illegible] جاگیر داشت بعد وفات خواجه بیست
[illegible] حضرت فخر الدین انتقال فرمودند و تربت شریف
[illegible] بر کنار حوضی است و شیخ حسام الدین صاحبزاده خورد از هم طفولیت غائب
شده [illegible] ابدالان ایستند شیخ فرید چشتی فرزند زاده قاضی حمید الدین ناگوری
[illegible] در نقل میفرمایند که بعد از دولاده صاحبزادگان حضرت خواجه [illegible]

ارشاد فرمودند که چون ایام شباب بود اشیاء مطلوبه بی دعا و طلب از بارگاه باری عزّ شانه
شدی و حالا که ایام پیری بما غلبه کرد چیزیکه میخواهم با وجود استدعا بدیر میباید
این نعمت بنده جواب دادم که یا حضرت بضمیر منیر اظهر و روشن است که چون حضرت
عیسی علیه السلام در شکم بودند حضرت مریم رضی الله عنها بی منت غیرے در محراب
فواکه بے فصل مییافتند چون حضرت مسیح تولد گشتند حضرت مریم رضی الله عنها
حسب معمول بتلاش میوه رفتند الا نیافتند بل فرمان شد که یا مریم بهز درخت
خرما را برای دستیابی ثمره اش بجنبان حضرت این تفاوت را خیال فرمایند
حضرت جواب دعاگو را پسند فرمودند و شیخ حسام الدین سوخته پسر حضرت فخر الدین
اکثر صحبت شیخ نظام الدین اولیاء قدس سره که مزار اقدس در قصبه سانبهر است
بمغرب از گذر اجمیر واقعست میبودند و خواجه معین الدین خورد فرزند حسام الدین
سوخته اند و صحبت تصرفه از نو آموخته تا شان شهرت یافته و قبل از بیعت ریاضت شاقه
اختیار ساختند و بحکم خواجه بحضرت شیخ نصیر الدین محمود قدس سره خرقه خلافت
پوشیدند از ایشان یکی از فرزندزادگان حضرت خواجه بزرگ شیخ بایزید بودند
که در عهد سلطان محمود خلجی از سیاحی جهان بازگشته دعوی فرزندی خواجه نمودند
بادشاه دعوی معلوم ساختن در اجمیر رفتند سیاک ایشان هم عالم کامل بودند و شیخ
احمد مجد نوشته اند که شیخ بایزید از فرزندیت حضرت انکار هم ساخته بودند لیکن
چون جماعه از بادشاه رخصت شدند که شیخ بایزید از خاندان حضرت خواجه نیست
نیستند چون بادشاه تحقیق ساختند از شیخ محمود حسین ناگوری و مولانا ...
و دیگر علماء عصر و فضلای دهر تحقیق گشت که شیخ بایزید از فرزندان شیخ نظام الدین
بن شیخ حسام الدین بن شیخ فخر الدین بن حضرت خواجه معین الحق والدین اند و شیخ
محمود حسین ناگوری در تواریخ خود نسبت اولاد خود با اولاد حضرت بایزید می نمود

ازین خویشاوندی زیاده تر ثابت شد که شیخ بایزید از خاندان حضرت خواجه اند
جهان آرا بیگم در نسخهٔ مونس الارواح نوشته اند که والد ماجد حضرت بادشاه
خلافت پناه صاحب قران ثانی شاهجهان بادشاه غازی دام ملکه را بر سیادت
حضرت خواجه معین الحق والدین اطمینان کلی نبود و همواره در تفتیش صحت
سیادت میبودند واگرچه اکثر عرض کردم که حضرت سید حسنی الحسینی هستند الا کما حقه
یقین نمیگردید روزی اکبرنامه ملاحظه میفرمودند دران بعض احوال و ذکر سیادت
حضرت یافته کما ینبغی مطمئن گردیدند و در نسخهٔ اشجار الجمال نوشته که اولاد خواجه
معین الدین محمود بن خواجه حسام الدین سوخته موصوف در ناگور قیام ساختند
و اولاد خواجه قیام الدین بن خواجه حسام الدین سوخته ممدوح باجمیر سکونت پذیرفتند
و بجای خواجه معین الدین سجاده نشین آن مقام گشتند و اندکی عرصه گذشت
که سجاده نشین آنجا میر نجم الدین بن سید فخر الدین بن سید محمد بن سید علاء الدین
بن سید علم الدین بن شیخ ابو الخیر بن شیخ معین الدین بن خواجه شیخ بایزید
بن شیخ طاهر بن شیخ بایزید بزرگ بن شیخ احمد بن شیخ فخر الدین بن خواجه معین الحق
والدین اند و عباد الله را هدایت و رهنمائی میفرمایند و شخصیکه این کتاب را
بار دو تصنیف نموده باری بخدمت شان رفته بود و این بیت گفته که او ست
بیت ولی ملک هندوستان حضرت خواجه معین الدین ٭ زنسلش بر سر سجاده
قایم میر نجم الدین ٭ احوال خلفای حضرت بطور بسیار مختصر چون خواجه تقسیم
ممالک به خلفا فرمودند حضرت حمید الدین صوفی قدس سره را دهلی و خواجه
قطب الدین بختیار را ناگور مفوض فرمودند وقتیکه ایشان بجای مقرره خود با
رسیدند خواجه قطب الدین شکوه نمودند که درینجا مردان شاغل و غدا طلبیدند
درینجا چکنم و شیخ حمید الدین صوفی گله کردند که درینجا مردان صاحب غرض طالب اند

فرصت عبادت نمیدهند چون خواجه اینخبر شنیدند هر دو بزرگواران بجاے یکدیگر
فرستادند و بعد از ان ایشان بجاے خود بودند و گلاه نظر مودند و حضرت خواجه
قطب الدین بختیار کاکی اوشی بن سید کمال الدین احمد از سادات چشتی ساکن موضع
اوش از مضافات قصبه فرغانه اند وجه التسمیه نام کاکی این ست که باری در دهلی
بسبب عدم رغبت ایشان تنگی معاش بود چون طفلان از گرسنگی فریاد آوردندی
حضرت اشاره سمت حجره نمودندی و از ان نان پخته بقدر قوت لایموت بر آمدی
و آن نان را کاک گفتندے وحینیکه ایشان بعمر یک و نیم سال بودند والد ماجد
انتقال ساختند و نصف کلام مجید در حمل از شنیدن تلاوت مادر خود یاد نمودند
و نصف بقیه را قاضی حمید الدین بحکم الٰهی در یکدم یاد کنانیدند و من بعد حضرت
خضر علیه السلام ایشان را حواله امام ابو حفص نمودند چنانچه تعلیم علوم ظاهر
و باطن ایشان نمودند و بالکلیه تعلیم علوم باطنی از خواجه معین الحق والملة والدین
یافتند و در اخبار الجمال نوشته که بیست سال قبل از بیعت در سجر ریاضت مستغرق
شده بودند و صفائی باطن حاصل نموده و اکثر با خضر علیه السلام صحبت داشتند
بعد از ان از حضرت خواجه بیعت کردند و خبرو ے از مناقبات ایشان
که در بدو رساله هذا بیان گشته بران اختصار کرده شد بارے در ماه صفر روز
جمعه مع هفتاد مریدان صاحب کمال از مسجد بمکان تشریف می آوردند جائیکه
اکنون روضهٔ شریف ست استاده فرمودند که ازینجا بوی عشاق می آید مالکش
اگر بفروشد بگیرید مریدی رفته مالکش را بیاورد و آن سر زمین را حضرت از
رضا و رغبت خریده جای مزار خود معین فرمودند و همه مریدان جای مزار خود
نشان نموده بر مکان تشریف آوردند در شب غره ربیع الاول خادم را فرمودند
که نیاز مولود شریف نمایند و هر سال محفل مولود شریف بر مکان حضرت میگردید

و تمام مشائخان شهر آمده مولود شریف میخوانیدند و قوالی نامزد امیر محمود دیوی
چون حضرت او را دیدندی فرمودندی که این لائق صوفیان است الغرض در شب
غره سماع آغاز گردید و در جذبه و شوق تا تاریخ دهم ماه مذکور تمام ازان هفتاد
مریدان جان بحق تسلیم نمودند و فایز بجنان شدند و تا تاریخ دهم بر مکان شیخ
علی محفل بود و بر دولتخانه حضرت هم مجلس بود چنانچه از سماع بیهوش گردیده
و در همان عالم بیهوشی بسبب اخلاص و محبت بر مکان شیخ علی تشریف بردند
و قوال غزل آغاز نمود و چون این شعر رسید شعر کشتگان خنجر تسلیم را ✿ هر زمان
از غیب جانی دیگرست ✿ ازین بسیار ذوق فرمودند و بیخودی بدرجه نهایت غلبه
کرد و همانسان رونق افروز خانقاه گردیدند و در همان حالت بتاریخ چهاردهم
ماه ربیع الاول سنه شش صد سی و چهار [۶۳۴] هجری رحلت فرمای دار البقا گشتند و
مزار مقدس در دهلی کهنه زیارتگاه خلایق است ذکر شیخ حمید الدین ناگوری
مرجع اهل سلوک و طریقت مخزن ولایت و شریعت سالک مسالک ترک و تجرید
عارف معارف توکل و تفرید امیر مملکت حقیقت پیر طالبان طریقت محمد عطا لقب
سلطان التارکین شیخ صوفی حمید الدین ناگوری قدس سره از خلفای
عظام خواجه بودند و از خاندان سعید بن زید که یکی از عشره اصحاب بهشتی
اند پیدا گشتند و عمرشان چنان دراز بود که تا وقت حضرت سلطان الاولیا
شیخ نظام الدین زنده بودند منقول است که روزی حضرت خواجه معین الحق
والدین فرمودند که اینهم در قبولیت کشاده است هر کس چیزیکه خواهد بیابد چنانچه یکی
مستدعی دین گشت و دیگر طالب دنیا خواجه با صوفی صاحب ممدوح فرمودند
که شما میخواهید که در دین معزز و مکرم باشید گفتند بنده چیست که گستاخی نماید
اراده والا انچه اولی حضرت در شان ایشان فرمودند تارک الدنیا و فارغ

حسن القضا سلطان التارکین حمید الدین ناگوری و همین لقب شان گردید و چون
خواجه بسوی قطب الدین قدس سره اشاره نمودند ایشان هم همان جواب دادند که
صوفی صاحب گفته بودند و صوفی در موضع سوالی که از مضافات ناگور است
چند طناب زمین بدست شریف میکاشتند و آن یک غز مهره دیگر نمیگرفتند خواجه
بیقرار نمودند که مابین اولاد ما و شما فرقی نیست چنانچه بعد خواجه در میان اولاد
حضرت رضی الله عنه و صوفی خویشاوندیها گردید و صوفی در سنه شش صد و
هفتاد و سه هجری بتاریخ بیست و نهم ماه ربیع الآخر رحلت فرمای دار السلام
گردیدند و مرقد شان متصل شهر پناه بوده در ناگور واقع است ذکر شیخ محمد
یادگار چیزی از احوال ایشان پیشتر نوشته شد لهذا زیاده نوشتن خالی از طول
کلام نیست ذکر شیخ فخر الا احوال ایشان هم بالا گذشته از تقاضای تفرقه
خواه و کرامت خواجه ذکر شیخ عبد الرحمان نیز وقتی ایشان خلف فرید الدین
در سفر و حضر اکثر همراه خواجه میبودند و چنان در خدمت پیر و مرشد حاضر بودند
گویا رشته فنا فی الشیخ حصول بود و مقوله اوشان است که هرکه با درویشان
بیا چیزی و انکسار پیش آید خدا تعالی او را بزرگ گرداند و شنیده شد
و هرکه طعامهای لذیذ خورد و پوشاکهای لطیف پوشد و غافل خسپد او دور از
خدمت مومن آنکه بخلاف این باشد ذکر شیخ حسین ایشان اهل کشف
و کرامت بودند و قول شان بود که خدایا نه شوق جنت دارم و نه غم دوزخ
حسرت ذوق فضل و کرم تست و آن مرا حاصل است ذکر خواجه جمال الدین
اوشی ایشان اکثر در گوشه عزلت میماندند و نهایت مجذوب بودند قول
شان اینست که علامت دوست حق اینکه همیشه تنهائی دوست دارد و عادت
اینکه کسی دیده بتامل بد و عمل نماید و از نکوهش دیگران عبرت پذیرد و طالب

محتاجند اہل عاقبت کسی نیبا شد و ہر کہ از لذائذ دنیا متمتع گشت از نفائس عقبی تمام
محروم ماند ذکر مولانا ضیاء الدین کہ فاضل علم خلاصہ بودند بالا گذشته
ذکر شیخ اوحد الدین کرمانی ایشان نہایت مجاہدہ و ریاضت مینمودند مقوله
او شان است کہ تا مقدور ہر کس را کوشش دین و دنیا باید و آنکہ در دنیا زہد
اختیار کرد طمع را بوجب این شعر سعدی شیرازی قدس اللہ تعالی سره
طمع را سہ حرف است ہر سہ تہی ٭ مگر دور ازان طامعا تراہی ٭ ترک نمود تمام
خلق محتاج او خواہد شد ذکر مولانا بہاؤ الدین ایشان درویش کامل بودند
فرموده اند کہ دل عارف خزانہ ایست پر از حکمت ہای الٰہی چون در حکمت
بستہ شود عارف بمیرد و لیکہ خواہش نفسانی ندارد بالذائذ محبت حق یاد ذکر
دوست زیادہ نمودن موجب خوشنودی اوست ذکر شیخ محمد اصفہانی
ایشان بر مقام فنا فی اللہ بودند و مقوله او شان ست ہر کہ طمع کرد احسان
حق فراموش نمود و ہلاک شد و ترک دنیا سنت افضل ست و صحبت حق
فرض اکمل ذکر شیخ حسن ایشان بر مقام فنا فی الرضا بودند فرموده اند کہ خوشدلی
ہمان ست آنکہ رجوع سمت باریتعالی دارد و محبت او تعالی بر محبت تمام دیگران
غالب باشد و دوری از دنیا موجب قربت خداست ذکر شیخ برہان الدین چشتی
ایشان فرموده اند کہ جائے بخطر تر از جنت نیست ذکر شیخ محمد واحد چشتی ایشان
میفرمودند کہ ضمیر مومن در یک ساعت ہفت بار متغیر میگردد و دل منافق تا
ہفتاد سال یکسان میماند ذکر شیخ جلال الدین تبریزی ایشان میفرمودند
ہر کہ بماسوای اللہ محبت دارد او خوار ست و در دنیا مارا دو چیز خوش می آید
یکے صحبت فقرا و دیگر خدمت اولیا و ہر کہ از و کار مسلمان آسان شود در حشر
ثواب عبادت سی سال میدہندش ذکر شیخ احمد ابن عبد الواحد بر ہان ایشان

بر زبان مقدس میراندند که راه حق دو قدم است یکی دنیا و دیگر آخرت
چون انسان ازین بر دو بهمت تمام بگذشت بقرب واجب تعالی رسید و فقیر را
از جهان استغنا باید ذکر شیخ سلیمان ایشان مریدان خود را تلقین فرمودندی
که هر که در پناه توبه آمد گویا او در زنهار عصمت جا گرفت و محبت آنرا منند
که جز دوست بکسی علاقه ندارد ذکر شیخ مولانا بهاء الدین ایشان میفرمودند
طالب صادق را از ذکر حق سیری نمیگردد و بغیر شغل آرام نمیباشد ذکر شیخ
بهاء الدین محمد بغدادی مقوله اوشان است که بلند ترین مقامها خوف است
و احمق ترین انسانها آنست که گوید یافتن او تعالی اهم است و کسی او را نیافته
ذکر شیخ احمد ایشان میفرمودند که موجب موت اصلی انسان دو چیز است
یکی سوال چیزی غیر حق و دیگر خوف از کم مایگی و عالی همت آنکه بر نفس سرکش غالب
آید ذکر شیخ [illegible] ایشان میفرمودند که تا درویش ترک شهوت نکند کامل نشود
[illegible] مرده آنکس ناچیز که در دست راست کتاب الله و در دست چپ سنت
رسول الله دارد که در روشنی او گمراه و مخذول نشود واضح باد که اگر ذکر
بالتفصیل نموده آید کتابی دیگر باید لهذا اجمال تمام ذکر کرده شد

خاتمة الطبع

پس از ستایش خداوندی که بضیای وجود فیض آمود رسل و انبیا بر تاریکی
جهل را یکسر زائل فرموده و بواسطه شرف بعثت آنها سلسله هدایت متقین
اقطاب و اوتاد و ابدال و ابرار کرام و اصفیای اهل باطن ذوی الاحترام قائم گردانید
مژده شنیدن را باد که درین ایام نیکو انجام رسالهٔ نافع خاص و عام [illegible]
بشرح و بسط تمامی مخصوصی منظومی بر سوانح [illegible]

چشتیہ قدس اسرارہم واسوۂ اہل یقین پیشوای دین خواجہ معین الحق والدین
حضرت حسن سنجری ثم الاجمیری قدس سرہ وحالات کرامت انتساب خرق
عادات حضرت از وقت ولادت باسعادت وقدوم شریف بمرز بوم وحصول
بیعت ظاہری و باطنی وتشریف آوردن بہندوستان ومعارضہ براجہ پتھورا
والی اجمیر فی الجملہ این رسالہ مذکور ترجمۂ باب سوم ست ازکتاب ہدایۃ المعین
ومونس الارواح وکتاب اثمار الجمال واخبار الاخیار موسوم بہ وقائع
شاہ معین الدین چشتی کہ صاحب استعداد منشی بابو لال صاحب خلف
رشید منشی کشوری لال صاحب منصف درجۂ اول رئیس الہ آباد تلمیذ خاص عالم
نبیل مولوی عظمت علی صاحب کہ بعد اصلاح استفادۂ خدمت اوستاد خویش
این ترجمہ را بحسن عبارت رونقی دادہ حالا حسب خواہش ذائقہ شناسان مذاق تصوف
باردوم بمقام لکھنؤ محلہ حضرت گنج در مطبع نامی منشی نول کشور بماہ نومبر ۱۸۸۱ عیسوی
منطبع شدہ آویزہ گوش روزگار گردید خدای دوجہان مقبول ومطبوع عالم وعالمیان کناد